عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۹ | ۲۴تا۳۰/ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۸تا۱۵/اپریل ۲۰۱۰ء | شمارہ:۱۴

قیمت: ۱۰ روپے

وضو کی اہمیت

آگ نے کر دیا اندازِ گلستاں پیدا

اسلام اور ازدواجی زندگی

مرزا قادیانی کا اخلاقی کردار

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

آپ معذور ہیں

عبدالشکور، کراچی

س:...... میرے ساتھ گیس کا مسئلہ ہے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وضو کرتا ہوں پھر اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے، پھر نمازوں کے درمیان میں بھی ایسا ہوتا ہے، میں نے اس کا علاج بھی کروایا ہے، لیکن پھر بھی ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

ج:...... اگر اتنا وقفہ نہیں ہوتا کہ پورے نماز کے وقت میں آپ وضو کرکے فرض نماز ادا کرسکیں تو آپ معذور ہیں، آپ ہر وقت کے لئے نیا وضو کرلیا کریں، اس دوران ریاح خارج ہونے سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹے گا، مگر جیسے ہی وقت ختم ہوگا آپ کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

سود آج بھی حرام ہے

زبیر احمد، کراچی

س:...... ہمارے دین میں سود کو حرام اور خیرات کو ثواب مانتے ہیں، مگر بینک والے اس کے برخلاف ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اُس دور میں اور اب میں بڑا فرق ہے اس وقت عوام ایک دوسرے سے واقف تھے، سرمایہ دار آپس میں اتفاق کرتے تھے کہ ضرورت مند کو مقرر کردہ رقم سے کم قرض نہیں دیں گے، ضرورت مند مجبوراً ان سے قرض لیتے تھے، مگر اب ایسا نہیں ہے، ہر بینک کا دوسرے سے مقابلہ ہے، اس طرح شرح سود کم سے کم تر ہے۔ اس کے علاوہ کسی شخص کے پاس پیسے ہیں مگر کاروبار سے واقف نہیں ہے اور کسی کے پاس تجربہ ہے مگر پیسے نہیں ہیں، اس طرح دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ خیرات کرنے والے اس وقت ایک دوسرے کو پہچانتے تھے کہ خیرات کس کو دینا ہے اس وقت ہم کسی کو نہیں پہچانتے اکثر لوگ نوکری اور کاروبار کو چھوڑ کر بھیک مانگتے ہیں، اس کام میں زیادہ سہولت اور فائدہ ہے، امید ہے کہ اس پر روشنی ڈالیں گے۔

ج:...... جس طرح پہلے زمانہ میں سود ناجائز اور حرام تھا، آج بھی اسی طرح ناجائز اور حرام ہے۔ بھیک مانگنا پہلے بھی ناجائز تھا اور اب بھی ناجائز ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بھیک مانگنے والا مستحق اور ضرورت مند ہے تو آپ اس کی مدد کریں ورنہ نہ کریں۔ آپ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص صاحب مال ہے، مگر وہ کاروبار کرنا نہیں جانتا تو وہ اپنی رقم مضاربت پر دے دے، سود پر دینا اللہ سے اعلان جنگ کے مترادف ہے۔

چھوٹے گاؤں میں جمعہ نہیں ہے

مسعود اقبال، راولپنڈی

س:...... ہمارے گاؤں لوہدرہ کی اس وقت آبادی بشمول خواتین، مرد اور بچے ۱۵۰۰ اور ۲۰۰۰ کے درمیان ہے۔ ایک مسجد ہے، دو پرائمری اسکول، ایک برانچ پوسٹ آفس اور تین چھوٹی دکانیں، روزمرہ کے سودا سلف کی ہیں۔ آج سے تقریباً ۴۰ سال پہلے گاؤں کے امام مسجد نے اپنی مسجد میں نماز جمعہ کا آغاز کیا جو بغیر کسی ناغہ کے متواتر جاری ہے اردگرد کے تین چھوٹے گاؤں سے بھی کچھ افراد نماز میں شامل ہوجاتے ہیں، چند دن ہوئے ایک صاحب نے مجھے کہا کہ شرعی اصولوں کی روشنی میں ہماری مسجد میں نماز جمعہ جائز نہیں بنتی۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی کریں کہ آیا ہماری نماز جمعہ شریعت کے مطابق درست ہے؟ اور اگر نہیں تو آیا ہم جمعہ کے ثواب سے محروم رہتے ہیں؟ کیا ہمیں نماز جمعہ ختم کردینے سے گناہ تو نہیں ہوگا؟

ج:...... آپ کی تحریر کردہ تفصیلات کے مطابق آپ کا گاؤں قریہ کبیرہ یعنی بڑی بستی کے زمرہ میں نہیں آتا، اس لئے وہاں جمعہ نہیں ہے، کیونکہ قریہ کبیرہ یعنی بڑی بستی وہ ہے جس کی آبادی پانچ ہزار نفوس پر مشتمل ہو، یا اس میں دو رویا بازار اور دکانیں ہوں، اگر ایسا نہ ہوتو وہاں جمعہ نہیں ہوتا۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

جلد:۲۹ ۲۴تا۳۰/ربیع الثانی۱۴۳۱ھ مطابق۸تا۱۵/اپریل۲۰۱۰ء شمارہ:۱۴

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

اس شمارے میں!

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اور رفقاء کی شہادت	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ختم نبوت کانفرنس سکھر	۹	٭ ٭ ٭
شہید حقؒ	۱۱	مفتی مزمل حسین کپاڈیا
آگ نے کر دیا انداز گلستاں پیدا	۱۳	مرسلہ: ابوفضال احمد خان
وضو کی اہمیت	۱۶	مولانا محمد ساجد حسن مظاہری
اسلام اور ازدواجی زندگی	۱۸	مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی
مرزا قادیانی کا اخلاقی کردار	۲۱	مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
اہل باطل کبھی حق کو نہ مٹا پائیں گے	۲۶	اُم بلال

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

قیامت کے حالات

بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخلے کی شفاعت

"حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، اور تین چلّو، میرے ربّ کے چلّوؤں میں سے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۶)

یہ روایت ترمذی میں مختصر ہے اور مجمع الزوائد میں مسند احمد وطبرانی کے حوالے سے اس طرح نقل کی ہے:

"عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ في مجمع الزوائد: "يزيد بن الأخنس" والتصحيح من الاصابة (ج:۳ ص:۶۵۱) وَاللهِ مَا أُولٰئِكَ (يَا رَسُوْلَ اللهِ) ما بين الحاصرتين من الاصابة. فِيْ أُمَّتِكَ إِلَّا كَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِيْ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ..... الحديث." (قال الهيثمي (ج:۱۰ ص:۳۶۳): رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد وبعض أسانيد الطبراني رجال الصحيح، وقال الحافظ في الاصابة (ج:۱ ص:۶۵۱): وأخرجه أحمد وسنده صحيح)

ترجمہ:... "حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل کریں گے۔ اس پر حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ کی اُمت میں ان لوگوں کی نسبت تو ایسی ہے جیسے مکھیوں میں سرخ مکھی کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے ربّ عزّ وجل نے مجھ سے ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا، اور مجھے اللہ تعالیٰ نے تین چلّو مزید عطا فرمائے ہیں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تین وعدے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر فرمائے گئے ہیں، اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو شفاعت کے باب میں ذکر کیا ہے، چنانچہ مسند احمد اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب البعث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کی تصریح ہے کہ: "میں نے اپنے ربّ سے درخواست کی، پس مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے، میں نے زیادہ کی درخواست کی تو مجھے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار زیادہ دیئے۔" (فتح الباری ج:۱۱ ص:۴۱۰، قال الحافظ: وسندہ جید)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ستر ہزار افراد کا بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہونا صحاح ستہ، مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے، اس سلسلے کی بیشتر روایات حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے "فتح الباری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

سبعون ألفا بغير حساب" (ج:۱۱ ص:۴۱۰، ۴۱۵) میں، اور حافظ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد (ج:۱۰ ص:۴۰۵، ۴۱۱) "باب فيمن يدخل الجنة بغير حساب" میں جمع کردی ہیں، بہرحال اس مضمون کی احادیث متواتر ہیں۔

اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا وعدہ بھی متعدد اَحادیث میں مروی ہے، اور یہ بھی ہے کہ یہ حضرات ان ستر، ستر ہزار کی شفاعت کریں گے، چنانچہ مجمع الزوائد میں طبرانی کے حوالے سے حضرت عتبہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے:

"پھر ہر ہزار، ستر ہزار کی سفارش کرے گا، پھر میرا ربّ دونوں ہاتھوں سے تین چلّو بھر کر جنت میں داخل کرے گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا کہ: پہلے ستر ہزار تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے آباء واَجداد، اپنی آل اولاد اور اپنے خویش قبیلوں کے حق میں شفاعت کریں گے، اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آخری تین چلّوؤں میں سے کسی نہ کسی چلّو میں ڈال ہی لیں گے۔" (مجمع الزوائد ج:۱۰ ص:۴۱۳)

اور صحیح ابن حبان میں عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ مضمون ان الفاظ میں مروی ہے:

"پھر ہر ہزار، ستر ہزار کی شفاعت کرے گا، پھر میرا ربّ دونوں ہاتھوں سے تین لپیں بھر کر جنت میں داخل کرے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستر ہزار کو اللہ تعالیٰ ان کے ماں باپ اور قبیلوں کے حق میں شفیع بنائیں گے، اور بے شک میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری اُمت کا ادنیٰ آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے چلّوؤں میں آجائے گا۔"

(موارد الظمآن ص:۶۵۷، حدیث:۲۶۴۳) (جاری ہے)

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اور آپ کے رفقاء کی شہادت!

۱۱؍مارچ ۲۰۱۰ء بعد از عشاء گلزار ہجری کالونی نزد مسجد خاتم النبیین کراچی میں مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اپنے تین رفقاء سمیت شہید کردیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے والد گرامی کا نام شوق محمد صاحبؒ تھا۔ یہ جام برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ جلال پور پیر والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں ایک موضع کا نام نوراجا بھٹہ ہے۔ جام شوق محمد صاحبؒ اس موضع کے نمبردار تھے۔ آپ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے بیعت تھے اور اپنے دور کے تمام معروف صوفیائے کرام وبزرگان عظام کے خوشہ چیں تھے۔ جام شوق محمد صاحبؒ کے گھر میں ۱۹۵۶ء میں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام سعید احمد رکھا گیا۔ جو بعد میں مولانا سعید احمد جلال پوری کے نام سے جانے پہچانے گئے۔

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے ابتدائی تعلیم گھر کے قریب مولانا عطاء الرحمن ومولانا غلام فرید سے حاصل کی۔ ۱۹۷۱ء میں مدرسہ انواریہ حبیب آباد میں داخل ہوئے۔ مدرسہ انواریہ حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ کا قائم کردہ ہے۔ مولانا گمانویؒ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد تھے اور بہت بڑے عالم تھے۔ اتنے بڑے عالم کہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے ایک بار ان سے ملاقات کے لئے گمانی بستی طاہر والی نزد چنی گوٹھ کا سفر کیا۔ مولانا حبیب اللہ نے اپنے شیخ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے نام پر مدرسہ انواریہ قائم کیا تھا۔ ۱۹۷۱ء میں مولانا سعید احمد جلال پوریؒ یہاں پڑھتے رہے۔ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی اور ان کے شاگرد مولانا قاری اللہ بخش بھی یہاں مدرس تھے۔ مولانا جلال پوریؒ نے ابتدائی کتب کی ایک سال یہاں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۴ء تک تین سال گویا ثانیہ سے رابعہ تک کی تعلیم مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر میں استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد نعمانی سے حاصل کی۔

(طاہر والی اور ظاہر پیر کے دونوں اساتذہ کا نام منظور احمد نعمانی تھا۔ طاہر والی والے مولانا منظور احمد کا انتقال ہوگیا ہے۔ بہت بڑے عالم دین تھے۔ معقول ومنقول کے نامور استاذ تھے۔ مولانا منظور احمد نعمانی ظاہر پیر والے بھی بہت ہی فاضل یگانہ عالم دین ہیں۔ زندہ سلامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت باکرامت رکھیں۔)

۱۹۷۵ء میں مولانا سعید احمد جلال پوریؒ دارالعلوم کبیر والا میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۷ء میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں پڑھتے رہے اور یہیں سے دورہ حدیث شریف مکمل کیا۔ کراچی بورڈ سے میٹرک، ایف اے اور فاضل عربی کے امتحان پاس کئے۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے فراغت کے بعد جامعہ ہی کی شاخ معارف العلوم پاپوش نگر کے نگران اور مدرس رہے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں ابتدائی مدرس بھی رہے۔ اس زمانہ میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے ترجمان ماہنامہ بینات کے مدیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تھے۔ جامعہ ہی کی طرف سے مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کو بینات کے کام کے لئے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا معاون مقرر کیا گیا۔ تب حضرت لدھیانویؒ کا جامعہ کے دارالافتاء کے ساتھ والے کمرہ میں دفتر قائم تھا۔ مولانا منظور احمد الحسینیؒ، مولانا سعید احمد جلال پوریؒ دونوں حضرات کی جوڑی بھی یہاں بنی۔ تب بینات کا کام مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام مولانا منظور احمد الحسینیؒ حضرت لدھیانویؒ کی زیر سرپرستی انجام دیتے تھے۔

حضرت مولانا حبیب اللہ مختارؒ کے دور اہتمام میں جب جامعہ میں ایک ایک کلاس کے کئی کئی سیکشن بنے تو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے حکم پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں اپنا دفتر قائم کیا۔ تصنیف وتالیف، دارالافتاء، ختم نبوت، بینات، تمام شعبوں کا کام یہاں ہونے لگا۔ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کو بھی حضرت لدھیانویؒ کی بغل میں نشست مل گئی۔ اب مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے شب روز حضرت لدھیانویؒ کی زیر تربیت گزرنے لگے۔ اللہ رب العزت گواہ ہے کہ مولانا جلال پوریؒ نے اپنے شیخ کی اطاعت میں بھی وہ کمال دکھایا کہ اگر اس مجاہدہ پر کوئی ڈگری جاری کی جاتی ہوتی تو مولانا پی ایچ ڈی کے اعزاز کے مستحق تھے۔ اپنے شیخ کے چشم وابرو کے اشارہ پر سراپا تعمیل ہوتے کہ رشک آتا تھا اور حضرت لدھیانویؒ نے بھی جس اعتماد وشفقت کا معاملہ کیا۔ اسے دیکھ کر بھی اب منکشف ہوتا ہے کہ دونوں طرف سے یعنی طلب ورسد دونوں میں کوئی کمی نہ تھی۔

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت لدھیانویؒ نے جام شہادت نوش کیا تو بلاشرکت غیرے اور بغیر کسی اختلاف کے سب نے حضرت شہیدؒ کی مسند پر مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کو مسند نشین بنادیا۔ خوب یاد ہے کہ فقیر اس مجلس میں موجود تھا جس میں حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی صاحبؒ نے مولانا جلال پوریؒ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ حضرت شیخ الہندؒ کی نسبت خدمت واطاعت کے باعث اللہ تعالیٰ نے حضرت مدنیؒ میں منتقل فرمادی تھی۔ مولانا جلال پوریؒ نے وارفتگی کے عالم میں عرض کیا کہ حضرت میرے لئے بھی دعا فرمادیں کہ ایسے ہوجائے۔ شاہ صاحبؒ نے فرمایا مولوی صاحب ایسے ہوچکا۔ یہی تو کہہ رہا ہوں۔ زہے نصیب جلال پوریؒ، پھر دنیا نے دیکھا کہ فتنوں کے تعاقب، قادیانیت کے استیصال، درس وتدریس، وعظ وتبلیغ، ذکر وفکر، خانقاہ ومدرسہ، جامعہ ودارالافتاء، ماہنامہ بینات ہفت روزہ ختم نبوت، مجلس تحفظ ختم نبوت مرکز ملتان وکراچی ولندن، حج وعمرہ، اعتکاف وخطابت، قبولیت وہردلعزیزی میں محبوبیت کے ہر زینہ پر اپنے شیخ حضرت لدھیانویؒ کی سی جامعیت وپرتو کا مظہر اتم مولانا سعید احمد جلال پوریؒ بن گئے۔

علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے مسلم کی شرح فتح الملہم لکھنی شروع کی۔ نامکمل رہ گئی۔ مولانا تقی عثمانی نے تکمیل فرمادی۔ شیخ الاسلام حضرت بنوریؒ نے ترمذی کی شرح لکھنی شروع کی۔ نامکمل رہ گئی تو اہل علم حضرات نے کہا کہ مولانا عثمانی صاحب کو مولانا تقی مل گئے۔ حضرت بنوریؒ کی شرح کے لئے کوئی تقی مل نہ سکا۔ بعینہ یہی کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کے خلاء کو پر کرنے کے لئے تو مولانا سعید احمد جلال پوریؒ مل گئے۔ اب مولانا جلال پوریؒ کے خلاء کو کون پر کرے گا؟ تاریخ ہی اس کا فیصلہ کرے گی۔ ابھی تو تصفیہ طلب ہی ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ جب حضرت لدھیانویؒ کی زیر نگرانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں واقع حضرت لدھیانویؒ کے دفتر میں کام کررہے تھے تب ۱۴۰۰ھ میں فقیر نے بحری جہاز سے حج کا سفر کیا۔ اس زمانہ میں مولانا سعید احمد جلال پوریؒ سعودی عرب میں تقسیم کے لئے ڈاکٹر سلام قادیانی کے خلاف ایک ہینڈبل عربی میں لکھا ہوا دینے کے لئے سی پورٹ پر تشریف لائے۔ پھر تو پاکستان، برطانیہ، حجاز مقدس، سری لنکا، کئی اسفار میں ساتھ رہا۔ عمر کے علاوہ باقی ہر بات میں بڑے وہ تھے۔ اتنے بڑے کہ ان کی گردراہ کو فقیر نہیں پاسکتا۔ ۲۰رفروری سے ۲۷رفروری ۲۰۱۰ء تک فقیر کے کراچی میں پروگرام تھے۔ ان پروگراموں میں ساتھ رہا۔ منظور کالونی مسجد مریم میں حضرت مولانا عبدالقیوم نعمانی صاحب کے ہاں ختم نبوت کا جلسہ تھا۔ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے فقیر سے قبل بیان کیا۔ آخر میں فقیر کا اعلان کیا۔ وہ قدرے طویل تھا۔ مولانا جلال پوریؒ اسٹیج سے اترے تو فقیر بھی ساتھ اتر آیا۔ مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا جلال پوریؒ، فقیر، مسجد مریم کے ہال میں جمع ہوگئے۔ فقیر نے عرض کیا کہ مولانا جلال پوری صاحبؒ آپ نے جس خوبصورتی سے میرا تعارف کرایا اسے سن کر تو مرنے کو جی چاہتا ہے۔ تاکہ آپ خوبصورت تعزیتی مضمون لکھ دیں جس کا ابھی متن بیان کیا۔ تینوں ہنسی خوشی ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ فقیر کی یہ آخری ملاقات تھی۔ اگلے روز شام کو فون پر بتایا کہ گڈو پہنچ گیا ہوں۔ فقیر نے عرض کیا کہ آپ تو ٹنڈوالہ یار خان گئے تھے۔ فرمایا وہاں حاضری تھی۔ پھر خانقاہ سراجیہ حضرت قبلہ سے ملاقات زیارت ودعا کے لئے جارہا ہوں۔ گڈو پہنچا ہوں۔ اس سے اگلے روز فرمایا کہ فلاں ساتھی کا فون چاہئے۔ فقیر نے مولانا ساقی بہاولپور کے ذمہ لگایا۔ انہوں نے آپ کو نمبر بتایا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون آیا کہ نمبر مل گیا۔ فون پر بات ہوگئی اور کام بھی ہوگیا۔ شہادت والے دن قبل از ظہر فون کیا۔ یہ آخری بات تھی۔ عشاء کے بعد دفتر ختم نبوت گھسٹ میں اپنی تقریر کی باری کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ برادر

انوارالحسن کا فون آیا اور پھر اندھیرا چھا گیا۔ اگلے دن جنازہ ہوا۔ ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب مدظلہ نے جنازہ پڑھایا۔ لیجئے! مولانا سعید احمد جلال پوریؒ پورے قافلہ کے ساتھ اپنے شیخ کے قدموں میں ابدی نیند سو گئے: ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا۔ بل احیاء ولکن لاتشعرون!

جمعرات کو شہادت، جمعہ کو جنازہ و تدفین۔ ہفتہ کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں تعزیتی کانفرنس کے لئے جامعہ و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں بالخصوص وفاق المدارس کے صدر، جامعہ فاروقیہ کے شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان و حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کا خطاب۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا منظور احمد نعمانی شیخ التفسیر، مفتی محمد ظفر اقبال، شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع عثمانی، شیخ الحدیث مولانا قاری محمد حنیف مہتمم جامعہ خیر المدارس، قاری محمد عثمان، قاری شیر افضل، مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، مولانا تنویر الحق تھانوی اور دیگر سینکڑوں علماء و مشائخ کا دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لا کر مولانا شہیدؒ کے عزیزان، برادران، عالمی مجلس کے رہنماؤں سے اظہار تعزیت۔ مولانا زاہد الراشدی، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، سید کفیل بخاری، جناب عبداللطیف چیمہ ایسے سینکڑوں حضرات کا فون سے اظہار تعزیت۔ بس ’’مجنوں جو مر گیا تو جنگل اداس ہے‘‘ کا منظر ہے۔

مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا رب نواز، مولانا محمد اعجاز، مولانا محمد انس، حافظ احمد، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا اپنے رفقاء سمیت تعزیت کے مستحق ہیں۔

بھاری جسم، بھرپور گھنی اور کنڈل بالوں والی داڑھی، کھلا کتابی چہرہ، پکا رنگ، ہنس مکھ چہرہ، متوسط قد، اجلا لباس، چلنے میں، بولنے میں علم و فضل کی چھاپ، پہلے ایک حادثہ میں پاؤں پر چوٹ لگی تو لاٹھی رکھنی شروع کی۔ اب وہ بھی چھوڑ دی تھی۔ چاک و چوبند، معمولات پر کاربند، بیسیوں حج و عمرہ کی سعادتیں دامن میں سمیٹے ہوئے، کامیاب و بامقصد زندگی گزار کر خود سرخرو ہو گئے اور پسماندگان کو غمزدہ کر گئے۔ یہ تھے مولانا سعید احمد جلال پوریؒ!

مولانا مفتی فخر الزمان شہیدؒ:

مولانا مفتی فخر الزمان، نوجوان عالم دین، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فارغ التحصیل، متعدد دینی اداروں میں تدریس کا فریضہ سرانجام دینے والے، نوجوان مجاہد، بھرپور چھریرا، متحرک، ذہین و فطین نوجوان، زیرک و معاملہ فہم مخلص کارکن، انکساری کا پیکر، محنت کے خوگر، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر رحم کرنے کا عادی، قد درمیانہ، جسم ہلکا، آنکھوں پر عینک، سادہ لدھیانوی ٹوپی سر پر، فاقہ مست، درویش صفت۔

یہ تھے مولانا فخر الزمان جو تحصیل تونسہ کے معروف قصبہ وہوا کے رہنے والے تھے۔ دو سال ہوئے بڑی سج دھج سے شادی ہوئی۔ کئی بار گھر امید ہوئی۔ لیکن اسقاط ہو گیا۔ علاج جاری، دعاؤں کا سلسلہ ساری۔ لیکن شہادت پر راز کھلا کہ وہ اولاد کے لئے نہیں جنت کے لئے تخلیق کئے گئے تھے۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کا وہ بے پناہ احترام کرتے تھے۔ مولانا جلال پوریؒ بھی انہیں اپنی اولاد کی طرح عزیز گردانتے تھے۔ گھر کے اکثر امور ان سے وابستہ کر رکھے تھے۔ صبح و شام کا ساتھ رہا اور ایسا کہ اب قیامت کو بھی ساتھ اٹھیں گے۔ زہے نصیب فخر الزمان واقعی تو اسم بامسمیٰ ہی نکلا۔ یہ بھی مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ ۱۱؍مارچ کو شہادت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جناب حافظ محمد حذیفہ:

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ مرتبہ شہادت پر سرفراز ہونے والے تیسرے آپ کے صاحبزادہ حافظ محمد حذیفہؒ تھے۔ ماشاء اللہ اٹھتی جوانی، قد کاٹھ قابل دید، بھرواں جسم، سانولا من بھانولا معصوم پھول جیسا چہرہ، عقابی آنکھوں پر چشمہ کی سجاوٹ، خوب بھولی بھالی ادائیں، جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے حفظ مکمل کیا۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے اسے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی زیرنگرانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ فقیر نے عرض کیا کہ مولانا آپ کراچی، بیٹا سینکڑوں میل دور دیہاتی شہر کہروڑ پکا۔ یہ کیا فیصلہ کیا؟ تو فرمایا کہ یہ بڑا ہو رہا ہے۔ اٹھتی

جوانی ہے۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالمجید صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔ امید ہے کہ پڑھ جائے گا۔ ورنہ آپ کی صحبت کے فیض سے انسان تو یقیناً بن جائے گا۔ یہی چاہئے اور بس۔

فقیر راقم کی ۱۴ر مارچ کو ختم نبوت کانفرنس کہروڑپکا پر اپنے اس عزیز محمد حذیفہ سے اسٹیج پر ملاقات ہوئی۔ جب شہادت کی خبر ملی تو بات سمجھ نہ آتی تھی کہ وہ کہروڑپکا، وقوعہ کراچی؟۔ معلوم ہوا دو روز قبل مولانا جلال پوریؒ نے بیٹے کو کراچی بلوایا۔ پہلے وہ کراچی آنے کی اجازت مانگتا، نہ دیتے تھے۔ اب کے خود بلوالیا۔ شہادت کے روز دفتر سے مسجد جانے لگے تو حذیفہ کو گھر سے ساتھ لیا۔ مسجد خاتم النبیین سے واپسی پر بلا کر پھر ساتھ بٹھایا۔ آگے چلے تو باپ بیٹے کا ایک ساتھ ایسے سفر ہوا کہ یادگار و قابل رشک۔ لیجئے! حذیفہ اس نوعمری میں نہ زیادہ پڑھا نہ پڑھایا۔ نہ کمایا نہ کھایا۔ لیکن جنت نشین ہوگیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے اگلے دن تعزیت کے لئے کراچی کا سفر کیا۔ اپنے عزیز شاگرد حذیفہ کی قبر پر کھڑے، تو ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ پھر دوسری بار تذکرہ ہوا تو اتنے روئے کہ دل کی تکلیف شروع ہوگئی۔ لیجئے! حذیفہ کی سعادت مندی، اس کج دھج سے جانے پر اساتذہ کے استاذ بھی دل گرفتہ۔ لیکن یہ راز بھی کھل گیا کہ استاذ کو اپنے شاگرد سے اپنی اولاد کی طرح محبت ہونی چاہئے۔ جیسے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو عزیزی حذیفہ سے۔

جناب عبدالرحمٰن سری لنکن شہیدؒ:

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ شہید ہونے والے چوتھے جناب عبدالرحمٰن صاحب تھے۔ یہ عمر کے اعتبار سے اکتالیس، چالیس کے پیٹے میں ہوں گے۔ دراز قد، تیز و تیکھے خدوخال، حسن کی تمام رعنائیوں پر نیکی کی گہری چھاپ، معصوم و خوبصورت ادا، سانولا چمکیلا رنگ، اصلاً سری لنکا کے پیدائشی، کراچی امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار، کبھی سری لنکا کبھی کراچی، یہی حال بال بچوں کا بھی۔ کبھی ادھر کبھی ادھر۔ بچے تعلیم کے لئے سری لنکا، اہلیہ بھی ان کے ہمراہ سری لنکا۔ بھائی عبدالرحمٰن اپنے دفتر سے فارغ ہوتے تو مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ اور ایسے ساتھ کہ اب قیامت و جنت کا بھی ساتھ ہوگیا۔

شہادت کے روز مولانا مفتی رضوی نے فقیر کو فون کیا کہ کیا خبر ہے؟ تفصیل بتا کر معلوم کیا کہ عبدالرحمٰن صاحب کے جنازہ و تدفین کا کیا کرنا ہے، کراچی یا سری لنکا؟ تو فرمایا کہ میں عبدالرحمٰن صاحب کے گھر بیٹھا ہوں، ان کے والد گرامی میرے ساتھ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عبدالرحمٰن اس دفعہ کراچی جاتے ہوئے اہلیہ کو کہہ گئے تھے کہ اگر مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ میری شہادت ہوجائے تو ان کے ساتھ دفن کردینا۔ چنانچہ ایسے ہوا۔ فرمایئے اسے حسن اتفاق کہیں گے یا قدرت کی دین۔ جو بھی فرمائیں بہرحال جو سنا وہ عرض کردیا ہے اور بس، تو پھر بس ہی بھلی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات پر اپنی رحمتوں کی موسلا دھار بارش نازل فرمائیں۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ پسماندگان کو صبر جمیل: ”رفتند و لے نہ از دل ما“

عجب قیامت کا حادثہ ہے کہ اشک ہیں آستیں نہیں ہے
زمین کی رونق چلی گئی ہے افق پہ مہر مبیں نہیں ہے
تری جدائی میں مرنے والے! کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تیری مرگِ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
کئی دماغوں کا ایک انساں سوچتا ہوں، کہاں گیا ہے
قلم کی عظمت اجڑ گئی ہے، زباں سے زور بیاں گیا ہے

شورش کاشمیریؒ

ختم نبوت کانفرنس سکھر

علماء ومشائخ ،سیاسی ومذہبی راہنماؤں کے خطابات

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

الحمد للہ ثم الحمدللہ! کہ ۴/مارچ ۲۰۱۰ء کو قاسم پارک سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ مغرب کی نماز سے لے کر صبح ساڑھے تین بجے یہ کانفرنس سوائے وقفہ نماز عشاء، کے تسلسل کے ساتھ جاری رہی۔ کانفرنس کی تیاری دوماہ سے شروع تھی۔ حضرت مولانا بشیر احمد، حضرت مولانا محمد حسین ناصر، سکھر مجلس کے رہنمایان حضرت مولانا قاری خلیل احمد، حضرت مولانا عبداللطیف اشرفی، حضرت آغا سید محمد، حضرت مولانا عبدالباری، بمع اپنے دیگر متعلقین نے کانفرنس کی تیاری کے لئے شب وروز ایک کر دیئے تھے۔ یکم/مارچ کو حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور سے سکھر تشریف لاکر شریک قافلہ ہوئے۔ حیدرآباد سے حضرت مولانا محمد نذر عثمانی، میر پور سے حضرت مولانا محمد علی صدیقی، خیر پور سے مولانا تجمل حسین پر مشتمل کاروان، نواب شاہ سے اوباڑہ تک، اور جنوب میں انڈیا کی سرحد سے شمال میں کنڈیارو تک کے علاقہ میں شب وروز متواتر تبلیغی سفر جاری رکھا۔

۵/مارچ کو کراچی سے حضرت مولانا قاضی احسان احمد بھی اس قافلہ میں شریک ہوگئے۔ میرے خیال میں ۵۰/مربع میل تک کا کوئی قصبہ اور اہم شہر ایسا نہیں جس کا دورہ نہ کیا ہو۔ بیانات ہوئے، میٹنگیں ہوئیں۔ علماء سے ملاقاتوں اور مشاورتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اشتہارات، بینرز، پینافلیکس کے بینرز سے ہر طرف کا ماحول سراپا کانفرنس بن گیا۔ لٹریچر، ہینڈبل بہت کثرت سے تقسیم ہوئے۔ خطبات جمعہ میں علماء نے پبلک کو کانفرنس کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔ کانفرنس کے روز صبح کی ٹرین پر کراچی سے مرکزی ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی اپنے رفقاء سمیت تشریف لائے۔ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہؒ کی خانقاہ عالیہ، پیر طریقت حضرت مولانا محمد فاروقؒ کی خانقاہ عالیہ، جامعہ اشرفیہ، دفتر ختم نبوت، حضرت حاجی فرزند علیؒ کی رہائش گاہ، باہر سے آنے والے مہمانوں کی مہمانداری کے لئے وقف ہوگئیں۔ شام

پہلی نشست بعد از مغرب

صدارت: میاں عبدالمالک صاحب بن سائیں عبدالخالق بھر چونڈی شریف، نقابت: مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ضیاء الدین آزاد، تلاوت: متعلم جامعہ اشرفیہ سکھر، بیانات: مولانا محمد تجمل حسین، مبلغ عالمی مجلس گمبٹ، مولانا علی محمد، معلم جامعہ اشرفیہ سکھر، مولانا عبداللطیف، مبلغ عالمی مجلس بدین، مولانا عبدالغفور بھٹو۔

دوسری نشست بعد از عشاء

صدارت: حضرت سائیں عبدالصمد، حضرت سائیں مولانا عبدالعزیز، حضرتؒ مولانا قاری خلیل احمد، تلاوت: حافظ عبدالحق اشرفی بن مولانا عبداللطیف اشرفی، نقابت: مولانا محمد رضوان، مولانا قاضی احسان احمد، بیانات: مولانا عبدالصمد انقلابی، مولانا الٰہی بخش نانوری، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد رضوان، جنرل سیکرٹری سرگودھا، جناب اسداللہ بھٹو صوبہ سندھ امیر جماعت اسلامی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا میر محمد میرک جمعیت علماء اسلام، مولانا محمد مراد نائب امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام، مولانا مفتی محمد ابراہیم صوبائی امیر جمعیت علماء پاکستان، ابوالخیر محمد زبیر مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان، اسلام الدین شیخ سینیٹر پی پی پی، جناب سید منور حسن امیر جماعت اسلامی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ملتان، مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا ثناء اللہ حیدری برادر عزیز مولانا علی شیر حیدریؒ خیر پور، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی سکھر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا اسعد تھانوی کراچی، خطبہ صدارت: مولانا قاضی احسان احمد کراچی، قراردادیں: مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، دعا: حضرت مولانا سائیں میاں عبدالصمد کے خلیفہ مجاز اور صاحبزادہ میاں سائیں مولانا غلام اللہ باگچوی نے کرائی۔

انشاءاللہ العزیز یہ کانفرنس اپنے نتائج کے اعتبار سے بھی موثر ثابت ہوگی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ذوالمنن علی الخلق العزیز

کو قافلے آنے شروع ہوئے۔ میرپور، کنری، حیدرآباد، نواب شاہ، رحیم یار خان تک کے بھرپور وفد وقافلوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ باقی اندرون سندھ کے قافلوں کا تو شمار ہی نہیں۔ پنڈال کے وسیع وعریض تمام حصہ کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔ اسپیکر، جنریٹر، لائٹ کا وسیع انتظام کیا گیا۔ خانقاہ عالیہ بھرچونڈی شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت سائیں عبدالخالق کے صاحبزادہ سائیں عبدالمالک، خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین سائیں عبدالصمد، خانقاہ عالیہ پیر شریف کے سجادہ نشین سائیں عبدالعزیز نے اصالۃً کانفرنس میں شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔

جماعت اسلامی کے امیر مرکزیہ سید منور حسن، جمعیت علماء پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ابوالخیر محمد زبیر، اسی طرح جمعیت علماء اسلام کے حضرت سائیں ہالیجی شریف کے علاوہ مرکزی نائب امیر شیخ الحدیث مولانا محمد مراد، حضرت سائیں مولانا میر محمد میرک مرکزی ناظم انتخابات صوبہ سندھ، وفاق المدارس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ایسے بیسیوں مہمانان گرامی ذی وقار نے کانفرنس میں شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔ حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی مہتمم جامعہ اشرفیہ، حضرت قاری خلیل احمد، ناظم جامعہ اشرفیہ سکھر تو کانفرنس کے میزبان تھے۔ انہوں نے رات گئے تک سٹیج پر حاضری سے کارکنوں کے حوصلوں کو بلند رکھا۔ غرض حاضری، مہمانان گرامی کی آمد، انتظامات، بیانات، جلسہ صدارت، قراردادیں، نظم ونسق، وجمعی سکون ووقار ہر اعتبار سے یہ کانفرنس کامیاب ترین کانفرنس تھی۔ جامعہ اشرفیہ، جامعہ حمادیہ منزل گاہ کے طلباء، مجلس پنوں کے رفقاء نے اپنے اپنے اساتذہ اور منتظمین کی سربراہی میں سیکورٹی کے نظم کو قابل قدر، قابل رشک، قابل تعریف وقابل فخر طریقہ پر سنبھالا۔ کانفرنس کیا تھی۔ انعامات الٰہی کی خوبصورت تقریب تھی۔ ایسا سکون وسکینہ مدتوں بعد دیکھنے میں نظر آیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی، سٹیج کے آخری ایک کونہ پر مجذوبانہ حالت میں دم بخود مراقب بیٹھے نظر آئے۔ ان کو دیکھ کر وجد آفریں کیفیت سے حاضرین مالا مال ہوئے۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا ایک بجے سے ساڑھے دو بجے تک بیان ہوا۔ اس دوران تو پورا اجتماع اتنا طویل وقت گذارنے کے باوجود اس وقار اور سنجیدگی، اطمینان ویکسوئی سے محو بیدار تھا کہ جسے دیکھ کر گویا سکینہ آسمانوں سے اترتا نظر آنے کی کیفیت طاری تھی۔

☆☆..........☆☆

کوٹری میں قادیانی مرکز کی تعمیرات شروع

سادہ لوح افراد کو ورغلا کر قادیانیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جانے لگا، انتظامیہ خاموش، شہریوں کی تشویش، تعمیرات رکوائی جائے: مجلس ختم نبوت

کوٹری (نمائندہ امت) کوٹری میں قادیانیت مرکز کی تعمیرات شروع کردی گئیں۔ بھٹائی کالونی میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد نے قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مرکز تعمیر کرلیا جس نے کام شروع کردیا ہے، جس کی سرپرستی غلام حیدر مری، شہباز اور ناصر ودیگر کررہے ہیں جبکہ قادیانیت کی تبلیغ کے لئے باقاعدہ فلم دکھائی جاتی ہے اور سادہ لوح افراد کو ورغلا کر قادیانی مذہب اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر علمائے کرام مولانا محمد زمان، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا غضنفر ربانی، مولانا غلام رسول ہاشمی ودیگر نے سخت احتجاج کرتے ہوئے اعلیٰ حکام سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر فوری پابندی عائد کرکے مرکز کی تعمیرات رکوانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سماجی رہنما قاضی محمد ریاض نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں نے صنعتی علاقے اور لیبر کالونی میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں، جن کے خلاف متعدد بار علاقہ مکینوں نے بھرپور احتجاج بھی کیا اور مقدمات بھی درج ہوئے۔ اس کے باوجود انتظامیہ قادیانیوں کی سرگرمیوں بند کرانے میں لاپرواہی برت رہی ہے، جس کی وجہ سے علاقے میں تصادم ہونے کا خدشہ لاحق ہے۔ ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے ایک وفد نے قادیانیوں کے حوالے سے ڈی پی او جامشورو فرخ بشیر سے ملاقات کرکے مسئلے سے آگاہ کیا اور تحریری شکایت کرتے ہوئے بتایا کہ مرکز کی تعمیرات رکوائی جائے۔ (روزنامہ امت کراچی ۱۵/مارچ ۲۰۱۰ء)

گرجاکھ گوجرانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس

گوجرانوالہ (محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد فاروقیہ گرجاکھ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مجلس گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد عارف شامی اور مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کی شہادت سے ختم نبوت کی تحریک کو جلا نصیب ہوگی، انہوں نے مولانا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جلال پوریؒ اپنے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے بیک وقت تمام باطل قوتوں کے خلاف سینہ سپر رہے، جسے حق سمجھتے اسے ڈنکے کی چوٹ بیان کرتے۔ انہوں نے حال ہی میں یوسف کذاب کے چیلے "زید حامد" کے خلاف "راہبر کے روپ میں راہزن" نامی پمفلٹ لکھ کر شائع کیا، اس پر کذاب نے مناظرے کا چیلنج دیا تو مولانا نے شہادت کے دن اخبارات کو خبر بھجوائی کہ چیلنج قبول ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا جلال پوری کے سانحہ قتل میں زید حامد اور قادیانی جماعت کے مقامی امیر کو شامل تفتیش کیا جائے اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شہید حق

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

مفتی مزمل حسین کپاڈیا

بعض شخصیات کو اللہ تعالیٰ بہت سی خوبیوں کا مالک بنا دیتے ہیں، وہ حضرات اللہ کی ان عطا کردہ نعمتوں اور خوبیوں کو مزید اپنی محنت اور اپنے اکابر کی سرپرستی اور نگرانی میں اس قدر پروان چڑھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے حضرات کو ”صفت جامعیت“ سے نواز دیتے ہیں۔

شہید حق حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری نور اللہ مرقدہٗ اسی طرح کی ایک ہمہ جہت، ہمہ صفت شخصیت تھے۔ آپ نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد تقریباً 20 سال کا عرصہ شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارا، جس میں ان سے باطنی اصلاح، بیعت و طریقت کے تعلق کے ساتھ ساتھ شریعت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے خوب علمی استفادہ بھی کیا، چنانچہ شریعت و طریقت کے اس امتزاجی تعلق اور تربیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر کم و بیش وہ تمام صفات جمع فرما دیں جو ان کے شیخ حضرت لدھیانوی شہیدؒ میں تھیں۔

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے اخلاص اور للّٰہیت اور پھر ان کے شیخ کی توجہ، تربیت اور اعتماد نے اس سونے کو تراش کر ایسا کندن اور اس ہیرے کو ایسا جوہر نایاب بنا دیا جس کی روشنی ہر جہت میں پھیلنا شروع ہو گئی، فقہ، اصلاحی مجالس، درس قرآن و حدیث، مجالس ذکر، عوام سے رابطے کے ساتھ ساتھ صحافت، تدریس، مختلف مجلات اور ماہناموں کی ادارت اور مختلف فتنوں کا تعاقب یہ سب کام ایک حسن ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ شروع ہو گئے۔

شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ پر جب فالج کا حملہ ہوا اور ایک عرصہ کے لیے حضرت بستر علالت پر آ گئے، اس وقت ہم نے خود مشاہدہ کیا کہ شہید حق حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ صاحب نے ان تمام شعبوں کو اپنے رفیق شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ کے ساتھ مل کر سنبھال لیا۔

ایک ہی جیسے کاموں کو جمع کر لینا اتنا بڑا کمال نہیں جتنا کہ مختلف الجہات اور پھیلے ہوئے کاموں کو جمع کرنا کمال ہے جو بظاہر متضاد نظر آتے ہیں۔ صحافت، تدریس اور رسالوں کی ادارت اور ان میں مختلف مضامین لکھنا، یہ گوشہ نشینی اور یکسوئی اور ایک جگہ بیٹھ کر کام کرنے کا تقاضا کرتے ہیں جبکہ مختلف مقامات پر پہنچ کر درس و اصلاح، ذکر کی مجالس کا انعقاد، عوام سے رابطہ، اندرون ملک و بیرون ملک مختلف اسفار بشمول سفر حج یہ سب اس گوشہ نشینی اور یکسوئی کے مخالف ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی صفت جامعیت عطا فرمائی تھی کہ گویا انہوں نے دو کنارے آپس میں ملا رکھے تھے، اپنے دن رات کے اوقات کے ایک ایک لمحے کو اس طرح منظم کیا تھا کہ فجر کی نماز کے بعد سے لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع فرماتے، پھر جامعہ امینیہ للبنات میں درس بخاری شریف، اس کے بعد دفتر ختم نبوت میں تشریف لا کر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امور انجام دیتے، ماہنامہ بینات ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر اخبارات و رسائل کے لیے مضامین لکھتے، روزنامہ جنگ کے اقرأ اسلامی صفحہ کے لیے ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ کے لیے سوالات کے جوابات لکھتے اور یہی نہیں بلکہ اس دوران اگر کوئی مدرسہ یا تنظیم کے ذمہ داران کسی جگہ خطاب کے لیے دعوت دیں تو ان کو وقت دیتے اور وہاں حسب حال، حسب پروگرام و حسب موقع بیان فرماتے۔

دوپہر کو غالباً سونے اور آرام کرنے کا موقع نہ ملتا کہ پھر عصر کی نماز کے بعد عام افراد اور مریدین کی ملاقات، ان کے سوالات کے جوابات اور ان کی اصلاح کا سلسلہ شروع ہو جاتا، بعض ایام میں نماز عصر، مغرب اور عشاء کے بعد مختلف مقامات پر مجلس ذکر میں شرکت کرتے، خصوصیت کے ساتھ جمعرات کو اپنے شیخ کی قائم کردہ مسجد خاتم النبیین میں عصر کے بعد مجلس ذکر میں شریک مریدین کو ذکر کرواتے اور ان کی اصلاح کرتے، جمعہ کے روز جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں بعد نماز عصر دورۂ حدیث کی درسگاہ میں مجلس ذکر کرواتے۔

شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ صاحب کی شہادت کے بعد اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے سرپرست تھے اور پھر شہید ختم نبوت مفتی محمد جمیل خانؒ کے بعد تو ان کا اچھا خاصا وقت اس ادارہ کے لیے مشاورت، اس ادارہ کی مختلف تقریبات کے لیے سفر

میں گزرتا اور اس کے ساتھ ساتھ سال میں ایک مرتبہ انگلینڈ کے شہر برمنگھم میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی عالمی کانفرنس، حج کے موقع پر سفرِ حج اور رمضان المبارک میں حرمین شریفین میں 20 دن گزارتے اور پھر آخری عشرہ میں کبھی اپنے شیخ کی مسجد، مسجد فلاح اور کبھی شادمان ٹاؤن کی مسجد باب رحمت میں اور کبھی مسجد خاتم النبیین میں اعتکاف کرتے اور ان اعتکافوں میں شہید حق حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ صاحب سے استفادہ کی غرض سے اس قدر لوگ جمع ہو جاتے کہ بمشکل لوگوں کو اعتکاف کرنے کی جگہ مل پاتی۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ صاحب کی شہادت کے بعد، ہر جمعہ کو دو جگہ جمعہ کی تقریر فرماتے، پہلے بارہ بجے سے ایک بجے کے درمیان جامع مسجد فلاح میں خطاب فرماتے جبکہ خطبۂ جمعہ اور نماز جمعہ حضرت لدھیانویؒ کے صاحب زادے مولانا یحییٰ لدھیانوی پڑھاتے، اس کے بعد مسجد باب رحمت شادمان ٹاؤن تشریف لے جاتے اور وہاں پھر ایک اور خطاب فرماتے اور خطبۂ جمعہ بھی دیتے اور نماز بھی پڑھاتے۔ اور اس زمانہ میں حضرت کے پاس ایک سیوٹی موٹر سائیکل ہوا کرتی تھی، اُس پر یہ سارا کام ہوتا تھا۔ اُن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ محنت، دین کی خدمت، درس وتدریس اور عام افراد کی اصلاح کے لیے وقف تھا۔

جس روز آپؒ کی شہادت ہوئی یعنی ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق 11/ مارچ بروز جمعرات بعد نماز عشاء، اُس وقت بھی آپ جامع مسجد خاتم النبیین کی مجلس ذکر سے واپس آرہے تھے، جامع مسجد خاتم النبیین سے متصل ایک چھوٹے سے احاطہ میں "گنج شہداء" ہے جس میں شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ صاحب، اُن کے ڈرائیور حاجی عبد الرحمن شہیدؒ، امام المجاہدین حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ اور شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ کی آخری آرامگاہ ہے۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ صاحب اپنی شہادت والی رات مسجد سے نکلنے سے قبل کافی دیر تک اپنے شیخ حضرت لدھیانویؒ شہید کی قبر پر کھڑے رہے اور پھر جب وہاں سے روانہ ہوئے تو اپنے بیٹے حذیفہ، اپنے مرید مولوی عبد الرحمن سری لنکن اور اپنے خادم مولوی فخر الزمان کے ساتھ شہید کر دیے گئے اور اسی گنج شہداء میں یہ سب حضرات بھی دیگر شہداء کے ساتھ مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ صاحب وہ "شہید حق" ہیں جنہوں نے باطل فتنوں کا تعاقب کیا اور باطل قوتوں کے پھیلائے ہوئے نظریات کو علماء اور عوام الناس کے سامنے آشکار کیا اور حق بات کو دلیل کی زبان سے ثابت کیا اور اس چیز میں کسی مصلحت کا شکار نہ ہوئے۔ لیکن باطل کا طرزِ عمل یہی ہے کہ جب وہ دلیل کے میدان میں مات کھا جاتا ہے تو پھر وہ تشدد اور دہشت گردی کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول جاتا ہے کہ گولی سے کسی کی زندگی کا چراغ تو گل کیا جا سکتا ہے، اس کے لواحقین، بیوی بچوں کو غم میں مبتلا کیا جا سکتا ہے لیکن اُن سے صبر کی توفیق نہیں چھینی جا سکتی، اس شہید کے نظریات اور حق پر مبنی حقائق کا قتل نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ نظریات اور یہ حقائق شہید حق کے لہو سے مزید پروان چڑھیں گے، مزید چمکیں گے۔ ان نظریات کی حقانیت اور زیادہ واضح ہو جائے گی۔ ☆☆

شیخوپورہ میں ختم نبوت کے پروگرام

شیخوپورہ (رپورٹ: عرفان دیول) ۱۱/ ربیع الاول بمطابق ۲۶/ فروری کو مدرسہ دار العلوم ضیاء القرآن مریدکے ضلع شیخوپورہ میں ایک عظیم الشان عظمت رسول کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں عبد الغفور حقانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام اور مسلمانوں کا انتہائی اہم اور بنیادی عقیدہ ہے جو شخص بھی اس عقیدہ میں شک کرے گا یا اس سے اختلاف کرے گا وہ مسلمان نہیں۔ ۱۱/ مارچ بروز جمعرات مدرسہ جامع تعلیم القرآن شیخاں والی مسجد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اسامہ رضوان نے عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت پر مدلل بیانات کیے اور زید حامد کے جڑ پکڑنے والے فتنے کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا کہ یہ بدبخت جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ اول ہے، لہٰذا ہر طرح سے اس سے بچا جائے اور لوگوں کو بھی بچایا جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں سے جو کہ ختم نبوت کے ڈاکو ہیں، ان سے اور ان کی مصنوعات سے ہر طرح کا بائیکاٹ کیا جائے۔

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

یاد رکھئے اولڈ

سنارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر2۔ سیل: 0321-2984249-0323-2371839

آگ نے کردیا اندازِ گلستاں پیدا

امام ابو مسلم خولانیؒ آگ کے شعلوں سے اس طرح نکلے جیسے کسی باغ کی سیر کرکے آرہے ہوں

مرسلہ: ابوفضال احمد خان

فتنۂ ارتداد:

دورِ نبوت کا آخری غزوہ، غزوۂ تبوک تھا، جو ۹عیسوی میں پیش آیا، یہ غزوہ نہایت پُرآشوب حالات میں پیش آیا۔

یہ غزوہ وفات نبوی سے چند ماہ قبل پیش آیا، غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت مبارکہ متاثر ہونے لگی تھی اور آپ کی عام صحت میں غیر معمولی انحطاط پیدا ہورہا تھا، یہ خبر جیسے مدینہ طیبہ میں عام تھی بیرون ملک بھی اس کا چرچا تھا۔

ملک یمن میں جو لوگ مسلمان ہوچکے تھے، ان میں بعض منافق صفات بھی تھے جن کا سرخیل اسود عنسی سمجھا جاتا تھا، یہ ایک خبیث صفت انسان تھا، ملک میں اس کی عام شہرت تھی، یہ قوت وطاقت کے علاوہ دولت وثروت میں بھی ممتاز تھا، دل کا سخت، شعبدہ باز، زبان سحر بیان، فتنہ پرور انسان۔

مدینہ طیبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی عام اطلاع پر اس کے خبیث نفس نے اس کو آمادہ کیا کہ وہ جلد اپنی نبوت کا اعلان کردے، قبل اس کے کہ کوئی اور اپنی سرداری کا اعلان کرے اور قوم میں اپنا مقام حاصل کرلے، اس نے اپنی قوم میں اعلان کردیا کہ ملۃ المکرمہ کا جانشین نبی میں ہوں، اللہ نے مجھ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے جو مجھ پر ایمان لائے گا وہ نجات پائے گا اور جو انکار کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔

مردود کذاب کا یہ اعلان اس کے چیلے چپاٹوں نے قبول کرلیا اور اس کی اشاعت میں سرگرم عمل ہوگئے، یہ عام لوگوں میں اعلان کرواتا کہ صبح وشام اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے، مجھ کو مغیبات (پوشیدہ امور) کا علم دیا گیا ہے۔

عام لوگوں کی مشکلات کا علم اپنے کارندوں کے ذریعہ حاصل کرتا اور اپنے علم غیب کا دعویٰ کرتا پھر ان کی ضروریات ومشکلات میں مدد کرتا، اپنی قوت وطاقت سے مخالفت کرنے والوں کو سخت سے سخت سزائیں دیتا، اس طرح مکروفریب سے اپنی دعوت مضبوط کررہا تھا۔

اس کا یہ فتنہ شہر صنعا (یمن) سے نکل کر شہر حضرموت، عمان، طائف، بحرین تک پھیل گیا، اس تحریک کی مخالفت کرنے والوں میں حضرت ابومسلم خولانیؒ سرفہرست تھے، جن کی جدوجہد سے سینکڑوں مرتد اسلام میں واپس آرہے تھے۔

حضرت ابومسلم خولانیؒ اپنے ایمان وعمل میں نہایت مضبوط، حق کی تائید میں بے خوف، خطرات سے بے نیاز تھے، دنیا اور اس کی زیب وزینت سے انہوں نے منہ موڑ لیا تھا اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کی تائید ونصرت میں وقف کردیا تھا، دنیائے فانی کو آخرت کے لئے چھوڑ رکھا تھا، عام مسلمانوں کے قلوب ان کی اس ہمت و استقامت سے متاثر تھے، طہارت، نفس وتزکیہ نفس کے علاوہ وہ مستجاب الدعوات بھی مشہور تھے۔

اسود عنسی کذاب کو حضرت ابومسلم خولانیؒ کی مخالفت سے سخت اندیشہ ہوگیا کہ اس کی یہ تحریک ناکام ہوجائے گی، اپنے مددگاروں سے مشورہ کیا کہ ابومسلم کا خاتمہ کس طرح کیا جائے؟ بعضوں نے مشورہ دیا کہ انہیں قتل کردیا جائے، بعضوں نے کہا کہ شہر بدر کردیا جائے اور بعضوں کا یہ مشورہ ہوا کہ انہیں سب کے سامنے ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ دوسروں کے حوصلے پست ہوجائیں، اس کے لئے انہیں دہکتی آگ میں جھونک دیا جائے۔

کذاب کو یہی مشورہ پسند آیا کہ ابومسلم کو آگ میں جھونک دیا جائے، چنانچہ شہر سے باہر ایک میدان میں آگ دہکائی گئی اور اعلان کیا گیا کہ سب لوگ ابومسلم کا انجام دیکھیں، یقیناً وہ میری نبوت کا اعتراف کرلیں گے۔

جب آگ تیار ہوگئی اور اپنے شعلے شراروں سے بھڑک پڑی، کذاب اسود عنسی اپنے چیلے چپاٹوں، حشم وخدم، لاؤ لشکر کے ساتھ میدان میں آیا اور اس خیمے میں اپنے تخت پر بیٹھ گیا جو اس کی جھوٹی شان و آن کے لئے تیار کیا گیا تھا، پھر حضرت ابومسلم خولانیؒ کو طلب کیا جو زنجیروں میں پابند تھے، جب وہ تشریف لائے تو کذاب نے متکبرانہ شان سے ان پر ایک نظر ڈالی پھر اس آگ کی طرف نظر کی جس کے شعلے آسمانوں سے بات کررہے تھے۔

حضرت ابومسلم خولانیؒ کی طرف متوجہ ہوا اور

اس طرح گفتگو کا آغاز کیا۔

بحث ومناظرہ:

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟

حضرت ابو مسلمؒ نے فرمایا: ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اس کے سچے اور آخری نبی و رسول ہیں۔

پھر سوال کیا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

شیخ ابو مسلمؒ نے فرمایا: میرے کانوں میں کچھ میل کچیل ہے، تیری بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

کذاب نے جھلا کر کہا: میں تجھ کو اس دہکتی آگ میں جھونک دوں گا۔

شیخ ابو مسلم خولانیؒ نے کہا کہ: "اگر تو نے ایسا کیا تو میں آخرت کی اس آگ سے محفوظ ہو جاؤں گا، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس پر طاقتور سخت دل فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم کی ذرا سی سرتابی نہیں کرتے اور وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔" (سورہ مریم: ۶)

کذاب نے سنبھل کر کہا: میں تجھ کو کچھ مہلت دیتا ہوں تاکہ تو جلد بازی میں اپنی ہلاکت کا فیصلہ نہ کرلے، ایک بار غور وفکر سے کام لے، کیا میں اللہ کا رسول نہیں ہوں؟

شیخ ابو مسلم خولانیؒ نے فرمایا: میں نے تجھ کو کہہ دیا ہے کہ میرے کانوں میں کچھ میل کچیل سا ہے میں تیری بات سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔

حضرت ابو مسلم خولانیؒ کے اس پرسکون و پروقار جواب سے کذاب پاگل سا ہو گیا اور حضرت ابو مسلمؒ کو آگ میں جھونکنے کا حکم دینے ہی والا تھا کہ اچانک اس کا ایک بزرگ دوست مجمع کو چیرتے پھاڑتے کذاب کے قریب آیا اور اس کے کان میں اس طرح گویا ہوا:

"اسود عنسی! تم خوب جانتے ہو کہ ملک یمن میں ابو مسلم خولانیؒ ایک پاکیزہ خصلت، مستجاب الدعوات انسان مشہور ہیں، اگر انہوں نے آگ میں اپنے رب کو پکارا اور یقیناً اللہ اس کی دعا قبول کرے گا تو وہ آگ سے صحیح وسالم باہر نکل آئیں گے، اس وقت تمہارا سارا کھیل ایک سیکنڈ میں فنا ہو جائے گا، اور لوگ یہ کرامت دیکھ کر اسی وقت تمہاری نبوت کا انکار کر دیں گے اور اگر وہ آگ میں مر گئے تو لوگ اس کی جرأت واعتماد پر انہیں شہید کا خطاب دیں گے، ہر دو صورت میں وہ کامیاب رہیں گے، اب فکر تم کو کرنی ہے جلد بازی سے کام نہ لو، بہتر ہے ابو مسلمؒ کو آگ میں جھونکنے کے بجائے شہر بدر کر دیا جائے تاکہ لوگ ان کا ساتھ نہ دیں اور تم راحت پاؤ۔"

لیکن شیطان نے کذاب کو غور وفکر کرنے کا موقع نہ دیا اور اس نے اپنی ضد وعناد میں ابو مسلم خولانیؒ کو بھڑکتی آگ میں جھونک دیا۔

زندہ کرامت:

یہ کارروائی چند لمحات میں پوری ہو گئی، ابھی مجلس برخاست بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ابو مسلم خولانیؒ آگ سے ایسے صحیح وسالم باہر آتے نظر آئے گویا کسی باغ وبہار سے نکل رہے ہیں۔

زیارت نبویؐ

حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے آگ سے باہر ہو کر سیدھے مدینہ طیبہ کی راہ پکڑی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوں، سفر طویل و عریض تھا، منزل تک پہنچنے میں کئی دن صرف ہو گئے۔ مدینہ طیبہ ابھی دو ایک منزل باقی تھا کہ راہ میں اہل قافلہ نے اطلاع دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں اور ابو بکر صدیقؓ آپؐ کے خلیفہ مقرر ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، دل پژمردہ ہو گیا، چلنے پھرنے حتیٰ کہ بولنے کی طاقت کھو بیٹھے، حواس معطل ہو گئے، کئی دن راہ میں ایسے ہی پڑے رہے جب طبیعت سنبھلی تو آگے کا قصد کیا۔

مدینہ طیبہ ایسے وقت پہنچے جبکہ صدیق اکبرؓ کی خلافت پوری ہو چکی تھی اور نظام خلافت جاری وساری تھا، شیخ ابو مسلم خولانیؒ نے حرم نبوی کے باہر اپنی اونٹنی کھڑی کی، مسجد نبوی میں داخل ہوئے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کی پھر روضہ اقدس کے پاس آئے نہایت ادب واحترام سے السلام علیک یا رسول اللہ کہا، پھر دیر تک روتے رہے، فرض نماز کا وقت آگیا نماز ادا کی اور مسجد نبوی کے ایک گوشے میں دیر تک نوافل پڑھتے رہے۔

ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

نو وارد مسافر پر سیدنا حضرت عمر بن الخطابؓ کی نظر جم چکی تھی، فراغت کے بعد قریب آئے، پوچھا تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو، کس سے ملنا ہے؟

نو وارد مسافر نے کہا: یمن کا باشندہ ہوں، زیارت نبوی کے لئے چلا تھا، درمیان راہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام عرض کر کے واپس ہو جاؤں گا۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی ''فاروقی نگاہ'' نے کچھ بھانپ لیا، پوچھا: یہ تو بتاؤ اس جھوٹے نبی نے جس مسلمان کو آگ میں جھونک دیا تھا، اس کا کیا انجام ہوا؟ (اس وقت تک مدینہ طیبہ میں جھوٹے نبی اسود عنسی کا وہ واقعہ عام ہو چکا تھا)۔

نو وارد مسافر نے کہا: اس مسلمان کا نام عبداللہ بن ثوب ہے، آگ نے اس پر کچھ بھی اثر نہ کیا، وہ کچھ ہی دیر بعد دہکتی آگ سے صحیح و سالم نکل آیا، یہ منظر دیکھ کر سینکڑوں مرتد لوگوں نے توبہ کی اور بے شمار انسان اسلام میں داخل ہو گئے۔

فراست فاروقیؓ:

سیدنا حضرت عمر الفاروقؓ نے نو وارد مسافر کو اللہ کا واسطہ دے کر کہا: سچ بتا دو کیا وہ شخص تم نہیں ہو؟

مسافر نے کہا: الحمدللہ وہ میں ہی ہوں، میرا نام ابو مسلم عبداللہ بن ثوب خولانی ہے۔

سیدنا عمر الفاروقؓ نے نہایت عجلت میں انہیں گلے لگا لیا اور خوشی میں زار و قطار رو پڑے، پھر انہیں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں لے آئے، تعارف کروایا اور ان کی زبانی آگ والا واقعہ سنایا، سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی رو پڑے اور اتنے متاثر ہوئے کہ ابو مسلمؒ سے خواہش کی کہ وہ ایک بار پھر سنائیں۔

اختتام پر سیدنا عمر الفاروقؓ نے ابو مسلم خولانیؒ سے کہا: کیا آپ کو علم ہے کہ کذاب کا کیا انجام ہوا؟

ابو مسلمؒ نے فرمایا: یمن سے نکلنے کے بعد مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔

سیدنا حضرت عمر الفاروقؓ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کذاب کو خود اس کی قوم کے ہاتھوں قتل کروا دیا اور اس کی قوت و طاقت کو پامال کیا، اس کی پیروی کرنے والوں کو ہدایت دی وہ سب ایمان و اسلام کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے یہ انجام سن کر اللہ تعالیٰ کا اس طرح شکر ادا کیا:

''تمام تعریفیں اسی اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں، جس نے زندگی ہی میں میری آنکھیں اس دجال کی ہلاکت سے ٹھنڈی کیں اور یمن کے مسلمانوں کو اس کے مکر و فریب سے نجات دی اور انہیں دوبارہ اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔''

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اس طرح اللہ کا شکر ادا کیا:

''اس ذات پاک کی حمد و ثنا ہے، جس نے مجھ کو اس شخص کی زیارت سے مشرف کیا، جس کے ساتھ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ جیسا معاملہ کیا گیا تھا۔''

قیام مدینہ طیبہ:

شیخ ابو مسلم خولانیؒ کو مدینہ طیبہ میں غیر معمولی عزت ملی، بڑے بڑے صحابہ کرامؓ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے، یہ اکثر اوقات لوگوں کے ہجوم میں گھرے رہتے تھے، خود حضرت ابو مسلم خولانیؒ بھی اکابر صحابہ کرامؓ سے استفادہ کرنے ان حضرات کے گھر جایا کرتے تھے۔

ان حضرات میں حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراحؓ، ابو ذر غفاریؓ، عبادۃ بن الصامتؓ، معاذ بن جبلؓ، عوف بن مالکؓ شامل ہیں۔ ابو مسلم خولانیؒ نے ان حضرات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات و اطوار و احادیث شریفہ کا ذخیرہ محفوظ کر لیا اور مسجد نبوی کو اپنی مستقل درس گاہ بنا لیا۔ ☆☆

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان (ضلع بھکر) میں ڈاکٹر دین محمد فریدی، مولانا عبدالستار حیدری کی سرپرستی میں کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی شہادت کے بارے میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا، جس میں حضرت شہیدؒ کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا مانگی گئی اور حکومت سے بھرپور مطالبہ کیا گیا کہ ہمارے بزرگ راہنما کے قاتلوں خصوصاً نامزد ملزم زید حامد کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے... شرکائے اجلاس میں ابوبکر رازی، جاوید اقبال، شفقت علی، عبدالقادر، ابو حذیفہ، عمران، ڈاکٹر احمد سعید وغیرہ بھی شامل تھے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithador, Karachi. Ph: 2514972-2531133

وضو کی اہمیت

مولانا محمد ساجد حسن مظاہری

”یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔“ (المائدہ:۶)

ترجمہ: ”ایمان والو! جب تمہارا نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوو، سر کا مسح کرو، پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوو۔“

تشریح و توضیح:

اسلام باطنی پاکیزگی اور تزکیہ کے ساتھ ساتھ ظاہری و جسمانی صفائی، ستھرائی کا قائل ہے نماز جو اللہ تعالیٰ سے مناجات اور تعلق کا قوی ترین ذریعہ ہے اس سے قبل بھی وضو کو لازم ٹھہرایا کہ طہارت کے بغیر نماز ہی نہیں، اس آیت شریفہ میں اولاً ارکان وضو کی تعلیم دی گئی ہے، چہرہ دھونا، کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا صرف یہ چار چیزیں تو وضو میں فرض ہیں، اس کے علاوہ باقی چیزیں کچھ تو مسنون ہیں اور کچھ مستحب۔ (تفسیر ماجدی،۱/۸۲۰)

فرشتوں کا مصافحہ:

جس طرح بزرگ، نیک صفت انسان سے لوگ محبت کی بنا پر مصافحہ کرتے ہیں، برکت کے لئے ان کو چھوتے ہیں، باوضو سونے والے انسان کو فرشتے بھی اسی طرح محبت اور برکت کے لئے چھوتے ہیں، سبحان اللہ! کیا مقام ہے باوضو سونے کا۔

ابو صالح فرماتے ہیں کہ آدمی جب باوضو اپنے بستر پر سوئے تو برکت کے لئے فرشتے اس کو چھوتے ہیں۔

عن ابی صالح الحنفی: ”قال اذا اوی الی فراشہ طاھراً مسح الملک۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۱، ص:۱۲۷۳)

مغفرت کا ذریعہ:

سانپ مٹی پر رینگتا ہے، اس کی کھال جس کو کینچلی کہا جاتا ہے وہ دھندلی ہو جاتی ہے، تکوینی طور پر سال بھر میں سانپ کی یہ کینچلی اتر جاتی ہے اور سانپ آئینہ کی مانند صاف، شفاف اور چمک دار ہو جاتا ہے، باوضو ذکر کرتے ہوئے سو جانا اور بیدار ہوتے ہی سب سے پہلے ”سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْلِیْ“ پڑھنے سے بھی آدمی گناہوں سے ایسے ہی پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے۔

مسجد کا ثواب:

روئے زمین پر سب سے بدترین جگہ بازار ہے اور سب سے بہترین، مقدس اور محبوب جگہ مسجد ہے، جہاں آدمی ہر طرح کے شرور و فتن سے محفوظ و مامون رہتا ہے، اللہ کے گھر میں خاموش بیٹھنا بھی کار ثواب ہے۔ اگر کوئی آدمی باوضو ہو کر سوئے تو اس کو اپنے بستر پر پڑے پڑے مسجد کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور نماز و ذکر کا ثواب علیحدہ۔

ابوتوبہ عجلی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر باوضو ذکر کی حالت میں سوئے تو اس کا بستر مسجد ہے (مسجد میں ہونے کا جو ثواب ملتا ہے وہ بستر پر ہی ملے گا) اور وہ بیدار ہونے تک نماز یا ذکر میں رہے گا۔

”عکرمہ سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے کہ باوضو بستر پر سونے والے کو گھر پر ہی مسجد اور ذکر کا ثواب ملتا ہے۔“ (شرح بخاری لابن بطال:۱۰،۸۲،۸۳)

عروہ، حسن بصری جیسے مقدس حضرات ہمیشہ باوضو سوتے اور وضو کے بغیر سونے کو نہایت ناپسند فرماتے تھے۔ ”یستحب ان لاینام الا علی طھارۃ“ (حوالہ بالا)

جنات و شیاطین سے حفاظت:

جو مخلوق نظر آتی ہے انسان ان کے شر سے مقدور بھر بچنے کی کوشش کرتا ہے اور بچ بھی جاتا ہے، مگر بعض مخلوق ایسی بھی ہیں جو موجود ہیں، مگر لطیف ہیں، اس لئے انسان کو نظر نہیں آتیں، جیسے جنات و شیاطین اور ان میں بعض شریر بھی ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ ان کے شر سے بچنا انسان کے بس سے باہر ہے۔ جنات و شیاطین اور ان جیسی مخلوق کے شر سے بچنے کا طریقہ، ذریعہ اور مضبوط ہتھیار وضو ہے، باوضو رہنے والے انسان سے جنات و شیاطین دور بھاگتے ہیں۔

وضو کا اہتمام:

شیخ شمس الائمہ سرخسیؒ کا رات میں مطالعہ کا معمول تھا اور باوضو مطالعہ کرتے تھے، ایک روز ان کے پیٹ میں خرابی تھی جس کی وجہ سے بار بار وضو کی ضرورت پیش آئی حتیٰ کہ سترہ بار وضو کرنا پڑا۔

وضو کے جسمانی فوائد:

وضو عبادت اور ایک خالص اسلامی و امتیازی

عمل ہے، مگر اب ماڈرن سائنس کی ریسرچ و تحقیق اور بار بار کے تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وضو میں بے شمار دینوی و جسمانی فوائد بھی موجود ہیں، وضو ایک ایسا عمل ہے، جس سے بدن کے وہ حصے دھل جاتے ہیں، جن کے ذریعہ امراض جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ مثلاً

ہاتھوں کا دھونا: انسان بسا اوقات کام میں مشغول رہتا ہے اور اکثر کام ہاتھ سے انجام دیتا ہے، لین دین ہاتھ سے کرتا ہے، گرد وغبار کا سب سے زیادہ اثر بھی ہاتھوں تک پہنچتا ہے، اس لئے اولاً ہاتھ دھونے اور تین تین بار دھونے کا حکم ہوا۔

کلی: بے شمار مہلک امراض کے جراثیوں کو ہوا میں ہم دیکھ نہیں سکتے، لیکن وہ جراثیم ہوا کے ذریعہ ہمارے منہ میں جاتے رہتے ہیں اور لعاب کی وجہ سے منہ میں چپک جاتے ہیں، شریعت مطہرہ نے وضو میں میں کلی کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ جراثیم دھل جائیں۔

ناک: وہ مہلک جراثیم ناک میں اور ناک کے راستے انسانی جسم میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ تیز دائمی نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لئے ناک کا دھونا نہایت مفید عمل ہے، اس لئے وضو میں تین تین بار پانی پہنچانے کے لئے حکم دیا گیا۔

چہرہ کا دھونا: ماحولیات کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ کثافت زدہ ماحول میں دھوئیں اور کیمیکلز کے مضر اثرات، نیز چہرہ کی الرجی اور چہرہ پر کیل، مہاسے، دانے کے نکلنے سے بچنے کے لئے بار بار چہرہ کا دھونا ضروری ہے۔

کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا:

انسان کی کہنیوں میں تین ایسی بڑی بڑی رگیں موجود ہیں، جن کا تعلق بالواسطہ اعضاء رئیسہ، دل، دماغ، جگر سے جڑا ہوا ہے۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے سے مذکورہ اعضاء خطرناک امراض سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

گردن کا مسح: گردن کے پشت اور اطراف پر (روزانہ دن میں چند بار پانی کے چند قطرے) مسح کرنے سے ریڑھ کی ہڈی کا نظام درست ہوجاتا ہے، نیز پاگل پن، لُو سے حفاظت اور گردن توڑ بخار کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

پاؤں کا دھونا:

دھول، مٹی، جراثیم سے سب سے زیادہ ہمارے پاؤں متاثر ہوتے ہیں اور جو انفیکشن ہوتا ہے وہ بھی سب سے پہلے پاؤں کی انگلی سے ہی شروع ہوتا ہے۔ دماغی خشکی، نیند کی کمی، جریان، ڈپریشن، ہائی بلڈ پریشر جیسے بے شمار امراض سے پاؤں دھونے سے نجات ملتی ہے۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس، ۱/۲۲-۳۱)

وضو ایک عبادت بھی ہے اور امراض سے حفاظت بھی... مگر افسوس کہ ہم لوگ احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور اپنی تہذیب کو فرسودہ اور دیگر تہذیبوں کو بالاتر سمجھتے ہیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

اپنی تیز تر روشنی کو چھوڑ کر دوسروں کی مدہم روشنی کے پیچھے پڑے ہیں۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس آخری امت پر اللہ رب العزت کی خاص نظر کرم رہی کہ کم عمل پر زیادہ سے زیادہ ثواب سے نوازا گیا، پہلی امتوں کو جو پُر مشقت و دشوار ترین احکام دیئے گئے تھے، ان میں اس امت کو مبتلا نہیں کیا گیا۔ اغلال میں رخصت دی گئی... پاکی و طہارت ہی کو لے لیجئے کہ اس میں کس قدر لطف وعنایت ملحوظ رہی مثلاً:

منی کے نکلنے سے آدمی کا پورا بدن حکماً ناپاک ہوجاتا ہے، اسی طرح پیشاب وغیرہ کے نکلنے سے بھی آدمی کا پورا بدن ناپاک ہوجاتا ہے، تو عقل وقیاس کا تقاضا یہ تھا کہ پیشاب، وغیرہ نجاست نکلنے کی صورت میں بھی پورے بدن کا غسل کیا جاتا جس طرح منی نکلنے کی صورت میں پورے بدن کا غسل کیا جاتا ہے۔

مگر چونکہ منی نکلنے کے مواقع کم اور کبھی کبھی پیش آتے ہیں، اس صورت میں پورے بدن کے غسل کا حکم دینے میں بندوں کا کوئی حرج اور مشقت لازم نہیں آتی، اور پیشاب وغیرہ کی ضرورت بکثرت ہوتی ہے اور ان کا خروج بھی بکثرت ہوتا رہتا ہے، اس صورت میں پورے بدن کے غسل کا حکم دینے میں اور بار بار غسل کرنے میں بندوں کا زبردست حرج ہوتا... اللہ کا بڑا فضل وکرم ہوا کہ اس نے اس حرج کو دور کرنے کے لئے پیشاب وغیرہ کی صورت میں پورے بدن کے غسل کی بجائے صرف اعضاء وضو کے غسل کا (وضو کرنے کا) حکم دیا۔

تو کیا ہم سے اتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ نجاست اور ناپاکی سے بچنے کے لئے وضو ہی کرلیں؟ ☆☆☆

پیر طریقت مولانا محمد اسحاق ساجد کو صدمہ

ڈیرہ غازی خان (رپورٹ: مولانا عبدالعزیز لاشاری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان کے سرپرست پیر طریقت مولانا محمد اسحاق ساجد کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ میں شہر بھر کی دینی اور سیاسی جماعتوں کے متعدد راہنماؤں نے شرکت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالرحمن غفاری، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا محمد اسلم سلمی، قاری محمد اسماعیل اور دیگر کارکنان ختم نبوت نے مولانا محمد اسحاق ساجد سے اظہار تعزیت کیا اور مرحومہ کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔

پہلی قسط

اسلام اور ازدواجی زندگی

مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی

مختلف معاشروں میں عورت کی حیثیت:

ازدواجی زندگی کے عنوان پر بات کرتے ہوئے اس پس منظر کو ذہن میں رکھنا ضروری ہوگا کہ اسلام سے پہلے دنیا کی مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں عورت کو کیا مقام حاصل تھا؟ تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا کے مختلف ممالک میں عورت اپنے بنیادی حقوق سے بالکل محروم تھی۔ فرانس میں عورت کے بارے میں یہ تصور تھا کہ اس میں شیطانی روح ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ بُرائیوں کی طرف انسان کو دعوت دیتی ہے۔ جاپان میں عورت کے بارے میں یہ تصور تھا کہ یہ ناپاک پیدا کی گئی ہے، اپنی عبادت گاہوں سے اس کو دور رکھا جاتا تھا، ہندو ازم میں جس عورت کا خاوند مرجاتا، اس کو معاشرے میں زندہ رہنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے خاوند کی نعش کے ساتھ زندہ جل کر اپنے آپ کو ختم کرلے اگر وہ اس طرح نہ کرتی تو اس کو معاشرے میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ عیسائی دنیا میں عورت کو معرفت الٰہی کے راستے میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا، عورتوں کو تعلیم دی جاتی تھی کہ کنواری رہ کر زندگی گزاریں جبکہ مرد راہب بن کر رہنا اعزاز سمجھے جاتے تھے۔ جزیرہ عرب میں بچی کا پیدا ہونا عیب سمجھا جاتا تھا، لہٰذا ماں باپ خود اپنے ہاتھوں سے بچی کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے، عورت کے حقوق اس قدر پامال کئے جاچکے تھے کہ اگر کوئی آدمی مرجاتا تو جس طرح وراثت کی چیزیں اس کی اولاد میں تقسیم ہوتی تھیں، اسی طرح بیوی بھی اس کی اولاد میں تقسیم ہوتی تھیں، اسی طرح بیوی بھی اس کی اولاد کے نکاح میں آجاتی تھی، اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہوجاتا تو مکہ مکرمہ سے باہر ایک کال کوٹھری میں اس عورت کو دو سال کے لئے رکھا جاتا تھا، طہارت کے لئے پانی اور دوسری ضروریات زندگی بھی پوری نہ دی جاتی تھیں، اگر دو سال یہ جتن کاٹ کر بھی عورت زندہ رہتی تو اس کا منہ کالا کرکے مکہ مکرمہ میں پھرایا جاتا، اس کے بعد اسے گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی تھی، اب سوچئے تو سہی کہ خاوند تو مرا اپنی قضا سے، بھلا اس میں بیوی کا کیا قصور؟ مگر یہ مظلوم اتنی بے بس تھی کہ اپنے حق میں کوئی آواز ہی نہیں اٹھاسکتی تھی، ایسے ماحول میں جب کہ چاروں طرف عورت کے حقوق کو پامال کیا جارہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی نعمت دے کر بھیجا، آپؐ دنیا میں تشریف لائے اور آپؐ نے آکر عورت کے مقام کو نکھارا، بتلایا کہ:

''اے لوگو! اگر یہ بیٹی ہے تو تمہاری ہے تمہاری عزت ہے، اگر بہن ہے تو تمہارا ناموس ہے، اگر بیوی ہے تو زندگی کی ساتھی، اگر ماں ہے تو اس کے قدموں میں تمہاری جنت ہے۔''

اسلام میں عورت کا مقام:

وہ لوگ کس قدر سخت دل ہوں گے جو اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے، دفن ہونے والی معصوم بچیوں کی چیخ و پکار ان کے کانوں میں پڑتی ہوگی، مگر ان کا ضمیر ان کو نہیں جھنجھوڑتا ہوگا، ایسے حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کا اشارہ کرکے فرمایا:

''جس آدمی کے گھر میں دو بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی پرورش کرے حتیٰ کہ ان کا نکاح کردے تو وہ آدمی جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا۔''

جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔

ازدواجی زندگی:

نبی علیہ السلام نے عورت کی کھوئی ہوئی عزت کو واپس دلایا اور بتلایا کہ: ''لا رہبانیۃ فی الاسلام'' ... اسلام میں رہبانیت نہیں... بلکہ دو ٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ اگر عورت کے ساتھ تم ازدواجی زندگی گزاروگے تو یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے راستے میں تمہاری ممد ومعاون بنے گی، اسلام نے واضح کیا کہ راہب بن کر جنگلوں اور غاروں میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جو راستہ جاتا ہے وہ جنگلوں اور غاروں سے ہوکر نہیں جاتا، ان گلی کوچوں اور بازاروں سے ہوکر جاتا ہے، یعنی اس معاشرے میں رہوگے اور جو حقوق تم پر عائد ہوتے ہیں، انہیں پورا کروگے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوگی، گویا اسلام نے رہبانیت کی

بجائے معاشرتی زندگی کا سبق دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''النکاح من سنتی''... نکاح میری سنت ہے... پھر فرمایا:''فمن رغب عن سنتی فلیس منی''... جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے... بھلا نکاح کی اہمیت واضح کرنے کے لئے اس سے زیادہ اور کیا زور دیا جاسکتا ہے؟

انبیاء کرام کی سنتیں:

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ چار چیزیں سنن المرسلین یعنی انبیاء کرام کی سنتیں ہیں:

(۱)''الحیا''حیاداری یعنی تمام انبیاء باحیا ہوا کرتے تھے۔

(۲)''والتعطر''یعنی تمام انبیاء خوشبو کا استعمال کرتے تھے۔

(۳)''السواک''یعنی تمام انبیاء مسواک کیا کرتے تھے۔

(۴)''النکاح''یعنی تمام انبیاء ازدواجی زندگی بسر کرتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولقد ارسلناک رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریة''

ترجمہ:''اے میرے محبوب! ہم نے آپ سے پہلے کتنے ہی انبیاء کو بھیجا اور ہم نے ان کے لئے بیویاں اور اولادیں بنائیں۔''

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب انبیاء کرام دین کی دعوت کا مقدس فریضہ ادا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے، وہ مخلوق کو اللہ سے ملایا کرتے تھے، مگر اولاد یا بیوی ان کے راستے کی رکاوٹ نہیں بنا کرتی تھی، گویا اس بات کو پختہ کردیا گیا، ازدواجی زندگی سے فرار تو درحقیقت معاشرتی حقوق کی ادائیگی سے فرار ہے۔

نکاح آدھا ایمان ہے:

حدیث پاک میں ہے کہ:''النکاح نصف الایمان''... نکاح تو آدھا ایمان ہے... ایک کنوارہ آدمی خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہوجائے وہ ایمان کے کامل رتبے کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک ازدواجی زندگی میں داخل ہوکر حقوق وفرائض کو ادا نہ کرے تب تک اس کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا، اس لئے جس لڑکے کی شادی نہ ہو اور وہ جوان العمر ہو، حدیث میں اس کو مسکین کہا گیا ہے، جس لڑکی کی شادی نہ ہو اور وہ جوان العمر ہو، حدیث اس کو مسکینہ کہا گیا ہے، گویا یہ لوگ قابل رحم ہیں کہ عمر کے اس حصے میں یہ ازدواجی زندگی گزارنے سے محروم ہیں۔

پانچ وصیتیں:

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے میرے محبوب خاتم المرسلینؐ نے پانچ کاموں میں جلدی کرنے کی وصیت فرمائی:

(۱)''عجلوا بالصلوة قبل الفوت''(تم نماز کے فوت ہونے سے پہلے ادا کرلو)۔

(۲)''عجلوا بالتوبة قبل الموت''(موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو)۔

(۳)جب کوئی آدمی مرجائے تو اس کے کفن دفن میں جلدی کرو۔

(۴)تمہارے سر پر قرض ہو تو اس کے ادا کرنے میں جلدی کرو۔

(۵)جب بیٹی یا بیٹے کے لئے کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو اس کے نکاح کرنے میں جلدی کرو۔

خوش قسمت انسان:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کسی کو اچھا جیون ساتھی مل جائے تو وہ یقیناً خوش قسمت انسان ہے۔ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس کو انسان کو پانچ چیزیں مل جائیں وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھے، وہ پانچ چیزیں درج ذیل ہیں:

(۱)شکر کرنے والی زبان، یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے آج تو اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے دانت تو گھس جاتے ہیں مگر اس کا شکر ادا کرتے زبان نہیں گھستی، مثل مشہور ہے کہ جس کا کھایئے اس کے گن گایئے، ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔

(۲)ذکر کرنے والا دل یعنی جس میں اللہ کی یاد رہتی ہو وہ نعمت عظمیٰ ہے۔

(۳)مشقت اٹھانے والا بدن، مثل مشہور ہے کہ صحت مند جسم میں ہی صحت مند عقل ہوتی ہے۔

(۴)وطن کی روزی، یہ بھی بڑی نعمت ہے، مثل مشہور ہے وطن کی آدھی پردیس کی ساری پھر بھی برابر نہیں ہوتی۔

(۵)نیک بیوی، یعنی ہمدم، ہمساز نیک ہو تو زندگی کا لطف دوبالا ہے، جس شخص کو یہ پانچ نعمتیں نصیب ہوں وہ یوں سمجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام نعمتیں عطا کردی ہیں۔

اہمیت نکاح:

یہ سو فیصد پکی بات ہے کہ جہاں نکاح نہیں ہوگا وہاں زنا ہوگا، اس لئے شریعت نے نکاح کی اہمیت کو واضح کیا ہے، آج جس معاشرے میں نکاح کرنے سے گریز کرتے ہیں، آپ دیکھئے وہاں جنسی تسکین کے لئے فحاشی کے اڈے کھلے ہوتے ہیں۔

شرع شریف نے اس بات کو ناپسند کیا کہ انسان گناہوں بھری زندگی گزارے، اس لئے کہا گیا کہ تم نکاح کرو تاکہ تمہیں اپنے آپ کو پاک باز رکھنا آسان ہوجائے، اگر نکاح کا حکم نہ دیا جاتا تو مرد عورت کو فقط ایک کھلونا سمجھ لیتے، عورت اپنے لئے کوئی مقام نہ رکھتی اس کی ذمہ داری کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا۔

اہمیت حق مہر:

نکاح ایک اہم معاہدہ ہے جو میاں بیوی میں طے پاتا ہے، اس معاہدے میں اگر کوئی عورت اپنی طرف سے شرائط رکھنا چاہے تو شرع شریف نے اس کو گنجائش دی ہے، مثال کے طور پر وہ کہے کہ مجھے اچھے مکان کی ضرورت ہے، مجھے مہینے کے اتنے خرچ کی ضرورت ہے، وہ کہے کہ میں نکاح تب کروں گی اگر طلاق کا حق مجھے دے دیا جائے۔ شریعت نے اس کی اجازت دی ہے کہ وہ نکاح سے پہلے اپنی شرائط منوا سکتی ہے، لیکن جب نکاح ہوگیا اور طلاق کا حق مرد کے پاس ہے یا مرد اپنی مرضی سے خرچہ دے گا تو اللہ کی بندی اب رونے کا کیا فائدہ؟ شرع شریف نے نکاح کو ایک معاہدہ کہا جبکہ ہمیں اس کی اہمیت کا پتہ ہی نہیں ہوتا، آج کل لڑکی والے سادگی میں مارے جاتے ہیں، حق مہر لکھنے کا وقت آیا تو کسی نے کہا پچاس کافی ہیں، او خدا کے بندو! پچاس کافی نہیں کیونکہ یہ ایک بچی کی زندگی کا معاملہ ہے، اسے عیب نہ سمجھو، اگر تم سمجھتے ہو کہ کوئی بات نکاح سے پہلے طے کر لینا بہتر ہے تو شریعت نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے، لڑکے والوں کی یہی چاہت ہوتی ہے کہ لڑکی والے حق مہر کے معاملے میں زیادہ تر اصرار نہ کریں حق مہر میں تین سنتیں ہیں، آدمی کو اپنی حیثیت کے مطابق ان تینوں میں سے کسی ایک سنت پر عمل کر لینا چاہیے:

مہر فاطمی، یعنی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حق مہر یا پھر سیدہ عائشہ صدیقہ جو حق مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا، اس کو باندھ لیا جائے تو یہ بھی سنت ہے۔

(۲) مہر مثل لڑکی کے قریبی رشتہ داروں میں عام طور پر لڑکیوں کا جو مہر رکھا جاتا ہے، اس کو کہا جاتا ہے ان کے برابر اس کا مہر باندھنا بھی سنت ہے۔

(۳) لڑکی کی دانشمندی، نیکی اور شرافت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے نکاح کا مہر باندھا جائے یہ بھی سنت ہے، شریعت نے تین آپشنز دیے ہیں، ان میں سے کسی ایک کو پسند کر لے اسے سنت کا ثواب ملے گا۔

نکاح کے وقت حق مہر مقرر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مہر معجّل ہوگا یا مؤجل ہوگا؟ عجلت کا لفظ آپ نے پڑھا ہوگا، عجلت کا مطلب ہے جلدی ادا کرنا گویا میاں بیوی کے اکٹھے ہونے سے پہلے مہر معجّل ادا کرنا ضروری ہے، خاوند نہیں ادا کرے گا تو گناہگار ہوگا، مہر کی دوسری مؤجل ہے، اس کا مطلب ہے عندالطلب یعنی جب بیوی اس کا مطالبہ کرے، وہ خاوند سے لے سکتی ہے، خاوند کو زیب نہیں دیتا کہ حق مہر معاف کروانے کے لئے بیوی پر دباؤ ڈالے۔ ہاں اگر کوئی بیوی حق مہر کی رقم واپس لوٹا دے تو قرآن کی رو سے اس رقم میں برکت ہوتی ہے۔ "فان طبن لکم عن شیئ منہ نفسا فکلوہ ھنیأ مریئا" حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایسی رقم سے شہد خریدتے اور پانی میں ملا کر مریضوں کو پلاتے تھے۔ (جاری ہے)

مرسل: حافظ محمد سعید لدھیانوی

مرزا قادیانی کا اخلاقی کردار

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مرزا صاحب کی اُمت ان کو مسیح زماں و مہدیٔ دوراں وغیرہ وغیرہ نہ معلوم کیا کیا خطابات دیتی ہے، لیکن مرزا صاحب کی سیرت و کردار کا جو مرقع خود مرزا صاحب اور ان کی تحریروں کی روشنی میں ہمارے سامنے آتا ہے وہ کسی شریف انسان کا بھی نہیں ہوسکتا، خواہ وہ غیر مسلم ہی ہو۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے سچے متبعین حضرات اولیائے اُمت کے ساتھ مرزا صاحب کا موازنہ تو ہمارے نزدیک ان اکابر سے بڑی زیادتی اور بے انصافی ہے۔ مرزا صاحب کی اخلاقی حالت کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے:

حرام خوری:...ایک غیر مسلم بھی ناجائز اور ناپاک مال کے اِستعمال کو اِنسانی شرافت سے فروتر سمجھتا ہے، لیکن مرزا صاحب نجس ترین مال کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

۱:...مرزا بشیر احمد صاحب ''سیرۃ المہدی'' میں رقم طراز ہیں:

''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی (کنجری) تھی، اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مرگئی، اور مجھے اس کا ترکہ ملا، مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی، اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانے میں ایسا مال اِسلام کی خدمت میں خرچ ہوسکتا ہے، اور پھر مثال دے کر بیان کیا کہ اگر کسی شخص پر کوئی سگِ دیوانہ حملہ کرے اور اس کے پاس کوئی چیز اپنے دِفاع کے لئے نہ ہو، نہ سوٹی، نہ پتھر وغیرہ، صرف چند نجاست میں پڑے ہوئے پیسے اس کے قریب ہوں، تو کیا وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے ان پیسوں کو اُٹھاکر اس کتے کو نہ دے مارے گا؟ اور اس وجہ سے رُک جائے گا کہ یہ پیسے ایک نجاست کی نالی میں پڑے ہوئے ہیں؟ ہرگز نہیں! پس اس طرح اس زمانے میں جو اِسلام کی حالت ہے اسے مدِنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اس روپیہ کو خدمتِ اسلام میں لگایا جاسکتا ہے۔'' (سیرۃ المہدی ج:۱ ص:۲۶۱، ۲۶۲، روایت نمبر:۲۷۲)

اور پھر مرزا صاحب نے صرف فتوے ہی پر اِکتفا نہیں فرمایا، بلکہ اس مالِ نجس کو منگواکر اِستعمال کیا، اور جب مولانا محمد حسین بٹالوی نے انہیں اس غیر اَخلاقی حرکت پر ٹوکا تو مرزا صاحب ان کے اِلزام سے اِنکار تو نہیں کرسکے البتہ اس کی یہ تاویل فرمائی کہ:

''تمام حقوق پر خدا تعالیٰ کا حق غالب ہے، اور ہر ایک جسم اور رُوح اور مال اسی کی ملک ہے، پھر جب انسان نافرمان ہوجاتا ہے تو اس کی ملک اصل مالک کی طرف عود کرتی ہے، پھر اس مالکِ حقیقی کو اِختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلاتوسطِ رُسل نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے اور ان کی جانوں کو معرضِ عدم میں پہنچادے، اور یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری نازل فرمادے، بات ایک ہی ہے۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام، ص:۶۰۱، رُوحانی خزائن ج:۵ ص:۶۱۰)

مرزا صاحب کی اس توجیہ کا حاصل یہ ہے کہ:

الف:...کنجری خدا تعالیٰ کی نافرمان تھی۔

ب:...جو نافرمان ہو اس کا مال خدا کا ہوجاتا ہے۔

ج:...اور میں خدا کا رسول ہوں، اس لئے میرے لئے یہ ''عطیۂ خداوندی'' حلال وطیب ہے، نتیجہ یہ کہ مرزا کے حق میں یہ کنجری کا مال نہیں خدا کا مال ہے، اور مرزا کے لئے حلال و پاک ہے۔

۲:...سیرۃ المہدی کی مندرجہ بالا روایت نقل

کرنے کے بعد مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس زمانے میں خدمتِ اسلام کے لئے بعض شرائط کے ماتحت سودی روپیہ کے خرچ کئے جانے کا فتویٰ بھی حضرت صاحب نے اسی اُصول پر دیا ہے، مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ فتویٰ وقتی ہیں اور خاص شرائط کے ساتھ مشروط ہیں، ومن اعتدیٰ فقد ظلم وحارب اللہ۔" (سیرۃ المہدی، ج:۱، ص:۲۶۲)

مرزا بشیر احمد صاحب کی تصریح کے مطابق مرزا غلام احمد "خدمتِ اسلام" کے لئے زانیہ کی کمائی اور سود وغیرہ ہر گندے مال کو حلال کرلیتے تھے اور جن "خاص شرائط" کا صاحبزادہ صاحب نے ذکر کیا ہے ان میں سے اہم تر شرط غالباً یہ ہوگی کہ ایسے اموال کو پاک اور مطہر کرنے کے لئے مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجنا ضروری ہے، کیونکہ "خدمتِ اسلام" کا چارج صرف ان کے پاس ہے، کوئی شخص اپنے طور پر "خدمتِ اسلام" کی غلطی نہ کرے۔ ان دونوں روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث کی قطعی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنے کا گُر بھی مرزا صاحب جانتے ہیں۔

دیانت داری:... کاروبار میں دیانت داری کو ہر شریف النفس آدمی... خواہ وہ غیر مسلم ہی ہو... ضروری سمجھتا ہے، لیکن مرزا صاحب کی مجددیت کا آغاز ہی ابلہ فریبی، دھوکا دہی اور وعدہ خلافی سے ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے اشتہار پر اشتہار دیئے کہ انہوں نے حقانیتِ قرآن اور صداقتِ اسلام پر ایک ایسی کتاب تالیف کی ہے، جو تین سو براہین قطعیہ وعقلیہ پر (پچاس حصوں پر) مشتمل ہے، اور جس کے مطالعے کے بعد طالبِ حق کو قبولیتِ اسلام کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا، اور کوئی اس کے جواب میں قلم نہیں اُٹھاسکے گا، لوگوں سے غربتِ اسلام کے نام پر اپیل کی گئی کہ کتاب کی قیمت پیشگی جمع کرادیں تاکہ کتاب کی طباعت ہوسکے، چنانچہ اس "دستِ غیب" کے ذریعے مرزا صاحب نے ہزاروں روپیہ جمع کرلیا، اور عام خریداروں کے علاوہ بہت سے نوابوں اور رئیسوں نے بعد اعانت خطیر رقم پیش کی۔ مرزا صاحب نے چار پانچ سال میں... ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء... تک چار حصے شائع کئے، جن میں قرآن کریم کی حقانیت پر ایک بھی دلیل مکمل نہیں تھی، اصل موضوع پر کتاب کے شاید بیس صفحے بھی نہیں ہوں گے، باقی پوری کتاب زرطلبی کے مسلسل اشتہارات، گورنمنٹ کی مدح وخوشامد اور خود مرزا صاحب کی خودستائی وتعلّی آمیز الہامات سے پُر کردی گئی۔ یہ چار حصے مسلسل ۶۵۲ صفحے کی ایک جلد ہیں، چوتھے حصے کے آخر میں مرزا صاحب نے اشتہار دے دیا کہ وہ چونکہ اب موسیٰ بن عمران کی طرح "وانی انا ربک" کی ندا سن کر کلیم اللہ بن گئے ہیں، اس لئے اب کتاب کی تکمیل کی ذمہ داری خود ان پر عائد نہیں ہوتی، بلکہ:

"اب اس کتاب کا متولّی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت ربّ العالمین ہے، اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام ظاہر کئے ہیں یہ بھی اتمامِ حجت کے لئے کافی ہیں۔"

مطلب یہ کہ تین سو دلائل پر مشتمل بقیہ حصے چھاپنے کا وعدہ ختم، اور لوگوں سے روپیہ جو وصول کیا جاچکا ہے وہ ہضم...!

ایک طویل مدت کے بعد مرزا صاحب نے "براہین" کا پانچواں حصہ لکھا، اس کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

"چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تیئیس برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا...... اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گزر گیا، مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبے کے لئے سخت اِلحاح ہوا اور اس مدتِ مدید، اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہوسکتے تھے۔" (ص:۱، روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۳)

اسی دیباچے کے صفحہ:۷ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا، مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا، اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔"

یہ تھی مرزا صاحب کی کاروباری دیانت کہ تیئیس سال بعد پانچواں حصہ چھاپا جاتا ہے، اور پانچ پر صفر لگاکر پچاس پورے کردیئے جاتے ہیں، کیا اس دیانت داری کی مثال کسی بدنام سے بدنام تجارتی کمپنی کے یہاں بھی ملتی ہے؟

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

☆☆.........☆☆

خبروں پہ ایک نظر

مدعی نبوت یوسف کذاب سے میرا کوئی تعلق نہیں: مولانا عبدالرحمٰن اشرفی

مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر علماء کے یوسف سے متعلق موقف سے متفق ہوں

زید حامد کی مجھ سے منسوب باتوں میں کوئی صداقت نہیں: نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ

لاہور (پ ر) گزشتہ چند دنوں سے مجھے کئی ایک احباب نے فون کئے اور متعدد حضرات نے تشریف لاکر بتلایا کہ ٹی وی اینکر زید حامد جس کا مبینہ طور پر یوسف علی مدعی نبوت سے خلافت اور صحابیت کا تعلق ہے، وہ اپنے بیانات میں میرے بارے میں یہ تاثر دے رہا ہے کہ میں نے یوسف علی کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اچھا آدمی تھا اور وہ میرا بہترین دوست تھا، اس نے میرے ساتھ حج کیا تھا، نیز اس نے کارکنان ختم نبوت اسلام آباد کی ایک پریس کانفرنس کے جواب میں اپنی تردیدی تقریر اور ویڈیو کیسٹ میں کہا ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا عبدالرحمٰن اشرفی جو بہت بڑے بزرگ اور بڑے ٹاپ کے اسکالر ہیں اور وہ ابھی تک زندہ ہیں، جب تک یوسف مرا نہیں تب تک وہ اس کا دفاع کرتے رہے اور انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کو بلا کر ڈانٹا کہ تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ یوسف علی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا، وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک میرے بارے میں یوسف علی سے دوستی وغیرہ کا حوالہ دیا جارہا ہے تو میں مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ حقیقت حال یہ ہے کہ یوسف علی میرے پاس ایک مرتبہ ملنے کے لئے آیا اور اسی دوران میں اور مرحوم مولانا اجمل خان صاحبؒ حج کو گئے تو منیٰ میں جہاں مولانا اجمل خان مرحوم کا درس تھا وہیں یوسف علی بھی درس دے رہا تھا، لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے یوسف علی کے ساتھ حج کیا اور میری اس سے دوستی رہی ہے اور میرا زید حامد سے کوئی تعلق ہے نہ ہی میں نے اس سلسلے میں یوسف علی کے حق میں کوئی اخباری بیان جاری کیا اور نہ ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلقین کی اس سلسلے میں کوئی سرزنش کی۔ میرا موقف بھی یوسف علی کے بارے میں وہی ہے جو دیگر علماء اور ارباب فتویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کا ہے اور اس سلسلے میں، میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں، لہٰذا یہ تمام باتیں جو مجھ سے منسوب کی گئی ہیں، یہ سراسر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں، میں زید حامد پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ ان باتوں کی نسبت میری جانب نہ کی جائے۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۱۵/مارچ ۲۰۱۰ء)

علماء کرام کے ٹارگٹ کلنگ کا مذموم سلسلہ فوراً روکا جائے: علماء کرام

گوجرانوالہ..... گوجرانوالہ کے سرکردہ علماء کرام نے کراچی میں مولانا سعید احمد جلال پوری اور دیگر علماء کرام کے وحشیانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ علمائے کرام کے ٹارگٹ کلنگ کا مذموم سلسلہ رکوانے کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔ اس سلسلہ میں آج شہر کے علماء کرام کا ایک بھرپور اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر دفتر ختم نبوت گنگی والا میں مولانا زاہد الراشدی کی زیرصدارت منعقد ہوا جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ اجلاس میں مقررین نے کراچی اور لاہور کے گزشتہ روز کے المناک سانحوں پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی سخت مذمت کی اور تمام شہدأ کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے ساتھ ان کی بلندی درجات کی دعا کی۔

مقررین نے کہا کہ عالمی استعمار سازش کے تحت پاکستان میں افراتفری پیدا کر رہا ہے جس کا مقصد پاکستان کو کمزور کرنا اور اس کی نظریاتی حیثیت اور تشخص کو مجروح کرنا ہے، اس لئے تمام دینی حلقوں کو اس سازش سے آگاہ ہونا چاہئے اور باہمی اتحاد کے ساتھ ملک و قوم کے خلاف اس سازش کو ناکام بنادینا چاہئے۔

اجلاس میں اہل سنت کے راہنما مولانا عبدالغفور ندیم پر قاتلانہ حملہ اور ان کے فرزند کی شہادت کی شدید مذمت کی گئی اور قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس میں طے پایا کہ ۴/اپریل کو سیالکوٹ میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے ضلع گوجرانوالہ کا دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس میں شرکت کے لئے تیار کیا جائے گا اور گوجرانوالہ میں ہزاروں لوگ قافلہ کی صورت میں کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

اجلاس میں طے پایا کہ ۳۱/ مارچ بدھ کو مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں ضلع گوجرانوالہ کے علماء کرام اور دینی کارکنوں کا احتجاجی کنونشن ہوگا، جس میں سیالکوٹ کی ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے ساتھ ساتھ علماء کرام کے ملک بھر میں ٹارگٹ کلنگ سے پیدا شدہ صورت حال میں لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

☆☆......☆☆

شہدائے ختم نبوتؒ کے تعزیتی اجلاس سے علماء کرام کے بیانات اور قراردادیں

کراچی (پ ر) ملک کے جید اور غیر سیاسی علماء کرام کی ٹارگٹ کلنگ اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش ہے۔ علمائے کرام کی شہادت کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس کے صدر مولانا سلیم اللہ خان نے مولانا جلال پوریؒ کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اکابرین کے مشن سے دست کش نہیں ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے ہم پہلے بھی جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہے ہیں جب تک جان میں جان ہے ہم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے قربانی دیتے رہیں گے۔ جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے کہا کہ علماء دیوبند کے شہیدوں کی فہرست بہت طویل ہے ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟ آج تک ہمارے کسی شہید کے سفاک قاتل گرفتار نہیں کئے گئے؟ حکومت کو چاہئے کہ علماء کرام کے قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچائے اور ان واقعات کے پس پردہ محرکات اور قوتوں کو بے نقاب کیا جائے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ ایک عرصہ سے کراچی میں علماء دیوبند کو چن چن کر شہید کیا جارہا ہے۔ ہم صحابہ کرامؓ کی عظمت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے مشن سے پیچھے نہیں ہٹیں گے، ہم اپنے اکابرین کے فیصلہ کے منتظر ہیں جو حکم وہ ہمیں دیں گے، ہم اس پر عمل کر کے دکھائیں گے۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما قاری شیر افضل نے کہا کہ انتظامیہ علماء کرام کے اس عظیم سانحہ کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے میں مخلص نہیں ہے۔ مولانا ضیاء الدین آزاد نے اپنے بیان میں کہا کہ شہید ختم نبوت مولانا جلال پوریؒ کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے دشمنوں کے چہروں کو بے نقاب کیا۔ مولانا شہیدؒ کے برادر کبیر مولانا رب نواز نے اپنے برادر عزیز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کے بلند مرتبہ پر فائز فرمادیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ہم اپنے اکابر کی تاریخ کو زندہ رکھیں گے۔ اس تعزیتی اجلاس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

۱:...... حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، آپ کے بیٹے حافظ محمد حذیفہ، مولانا فخر الزمان اور حاجی عبدالرحمن کی شہادت علم اور اہل علم سے امت مسلمہ کو محروم کرنے کی گہری سازش اور شرافت و نجابت کا قتل ہے، حکومت کا فرض ہے کہ اس اہم سانحہ پر روایتی سستی چھوڑ کر فوری طور پر اس سازش کو بے نقاب کرے۔

۲:...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل کمیٹی سے شہدائے ختم نبوت کے المناک سانحہ کی انکوائری کروائی جائے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۳:...... اس عظیم سانحہ پر ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود حکومت کی مکمل خاموشی پر یہ اجتماع تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ارباب اقتدار سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ علمائے کرام کے سفاک قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

۴:...... اخباری بیانات کے ذریعہ بار بار یہ کہا جارہا ہے کہ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے قاتلوں کے شواہد نہیں ملے، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ ایف آئی آر میں نامزد ملزموں کی پشت پناہی اور ان کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نامزد ملزموں کو عدالت کے کٹہرے میں لاکر حق و انصاف کا عملی ثبوت دے۔

۵:...... ملک عزیز پاکستان جن نازک حالات سے گزر رہا ہے، اس کے پیش نظر یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کے چیلے زید زمان المعروف زید حامد کو لگام دی جائے، جو ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور سرکاری تعلیمی اداروں کے ماحول کو مکدر کرنے پر تلا ہوا ہے، اس کے پروگراموں کو فی الفور بند کیا جائے اور اس کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگائی جائے۔

۶:...... ۱۹۷۳ء کے آئین کو اصلی شکل میں بحال کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ۱۹۷۳ء کے دستور میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ شامل کی گئی قرارداد مقاصد اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی ترامیم کو ختم کرنا مقصود ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین میں درج قرارداد مقاصد اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس میں ترامیم کے نام پر انہیں ختم کرنے کی ناپاک جسارت نہ کی جائے۔

۷:...... پاکستان کی اسلامی شناخت، بالخصوص قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی دستوری ترامیم اور توہین رسالت سے متعلق قوانین کی منسوخی کے لئے قادیانی لابی اور سیکولر طبقہ مسلسل مہم چلائے ہوئے ہے۔ حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان کو لگام دی جائے۔

۸:...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں، ان ممالک کے سفیروں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کر انہیں ملک بدر کیا جائے اور حکومت پاکستان ان تمام ممالک سے اپنے سفیروں کو فوری طور پر واپس بلائے۔

سیرت النبیؐ کانفرنسیں، بہاولنگر

بہاولنگر (رپورٹ: مولانا محمد قاسم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے زیر اہتمام شہر کی مختلف مساجد میں سیرت النبی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ۱۰ ربیع الاول کو مرکزی جامع مسجد نادر شاہ میں بعد نماز عشا کانفرنس سے مقامی علما کرام حضرت مولانا محمد انور، مولانا قاری محمد اشرف، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم نے بیان کیا۔ ۱۲ ربیع الاول کو مرکزی جامع مسجد مہاجر کالونی میں بعد نماز عشاء کانفرنس سے مولانا محمد انور، استاذ العلما مولانا فیض احمد اور راقم الحروف نے بیان کیا۔ ۱۴ ربیع الاول کو جامع مسجد مدنی کالونی میں بعد نماز عشاء کانفرنس کی صدارت عالم باعمل حضرت مولانا نور احمد نے کی، مولانا قاری فداء الرحمن، مولانا محمد انور اور راقم کا بیان ہوا جبکہ نعتیہ کلام حافظ محمد امیر حمزہ، حافظ محمد عثمان چشتیاں نے پیش کیا۔ علماء کرام نے سیرت النبی پر بہت اچھے انداز میں عقیدت ومحبت سے بھرپور بیان کیے۔ راقم الحروف نے تمام پروگراموں میں فتنۂ قادیانیت کے بارے میں عوام الناس کو آگاہ کیا اور ان کو بتایا کہ مرزا قادیانی شرابی تھا، بددیانت تھا، کذاب تھا، کوئی قادیانی مرزا قادیانی کو شریف انسان ثابت کردے تو اس کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ کانفرنس تبلیغی جماعت کے امیر میاں شمعون احمد وٹو کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ ۱۶/ربیع الاول کو جامع مسجد فردوس میں کانفرنس کی صدارت مولانا سید بشیر حسین شاہ نے کی، مولانا عبدالحفیظ صدر اتحاد بین المسلمین، مولانا محمد اشرف فورٹ عباس، مولانا قاری اکرام اللہ عارفی، مولانا محمد انور کے خطاب ہوئے۔ نعتیہ کلام حافظ محمد یحییٰ حافظ آبادی نے پیش کیا۔ راقم نے علماء کرام اور حاضرین کو بتایا کہ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب کر رہے ہیں، وہ وقت بہت قریب ہے جب قادیانیوں کا نام ونشان تک باقی نہ رہے گا، جب تک جسم میں خون کا آخری قطرہ اور آخری سانس ہے، قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا اور مسلمان اپنی جان کا نذرانہ تک پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس استاذ العلما، ولی کامل عالم باعمل، مولانا محمد عارف دامت برکاتہم کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

مفتی سعیدؒ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے

بنوں.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں کے امیر مولانا سید عبدالستار شاہ بخاری نے مولانا مفتی سعید احمد جلال پوریؒ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ایک بلند پایہ عالم دین اور مبلغ تھے اور ہمہ وقت باطل قوتوں کے خلاف برسرپیکار رہے اور اپنی ساری زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کی تھی۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلر

مون لائٹ کارپٹ

نیر کارپٹ

ثمر کارپٹ

وینس کارپٹ

اولمپیا کارپٹ

یونی ٹیک کارپٹ

پتہ

این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

لاہور میں زید حامد کو پروگرام نہیں کرنے دیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احتجاج پر ۲ مقامات سے روک دیا گیا

یوم پاکستان پر مینارِ پاکستان میں پروگرام کرنا چاہتا تھا، علماء کا خیر مقدم

لاہور/کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے مدعی نبوت یوسف کذاب کے خلیفہ اور نجی چینل کے اینکر زید حامد کی جانب سے یوم پاکستان کے موقع پر مینار پاکستان اور الحمرا کلچرل کمپلیکس قذافی اسٹیڈیم میں پروگرام کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی۔ مینار پاکستان پر پروگرام کی اجازت نہ ملنے پر زید حامد نے الحمرا کلچرل کمپلیکس میں پروگرام کرنا چاہا تاہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور مقامی امن کمیٹی کے ارکان مولانا سیف الدین، مولانا فصیح الدین و دیگر نے ایس پی رانا ایاز اور ڈی سی او لاہور کو زید حامد کی اصلیت اور معاملے کی نزاکت سے آگاہ کیا، اس دوران قذافی اسٹیڈیم کے باہر زید حامد اور اس کے حامیوں کے خلاف احتجاج بھی کیا گیا جس کے بعد انتظامیہ نے زید حامد کو الحمرا کلچرل کمپلیکس میں بھی پروگرام کرنے سے روک دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس اقدام پر انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عمر حیات، مولانا محبوب الحسن، مولانا محمد شاہد اسرار اور دیگر علماء کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں لاہور میں زید حامد کے پروگرام پر پابندی لگانے پر انتظامیہ سے اظہار تشکر کیا۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۴ مارچ ۲۰۱۰ء)

انہوں نے ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا، جس میں کابینہ کے اراکین اور جامعہ حفظ القرآن کے مدرسین، علماء کرام، طلبا اور کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید عبدالستار شاہ بخاری نے کہا کہ: ''حکومت وقت مفتی سعید اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے عبرتناک سزا دے۔ بصورت دیگر ہم مرکزی قائدین کے حکم پر ملک گیر مظاہروں سے بھی دریغ نہیں کریں گے، کیونکہ آئے روز علماء شہید ہورہے ہیں اور قاتلین دن دہاڑے فرار ہونے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، ابھی تک ایک عالم دین کا قاتل بھی گرفتار نہ ہوسکا۔'' ہم مفتی صاحبؒ، آپ کے صاحبزادے اور دوسرے رفقاء کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان سے تعزیت و ہمدردی اور صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

اہل باطل کبھی، حق کو نہ مٹا پائیں گے

اُمِ بلال، کراچی

اہل باطل کبھی، حق کو نہ مٹا پائیں گے
بارہا آزما چکے، اب کہاں تک آزمائیں گے

سوئے مقتل جائیں گے اس شان سے دیوانے
اپنے کیا، غیر بھی، سب دیکھتے رہ جائیں گے

''کون کہتا ہے کہ موت آئے گی تو مر جائیں گے''
کٹا کے سر، اکابر کی سنت کو دہرائیں گے

عدو کی تیغ کو، کسی خاطر میں نہیں لاتے
تھام کر ختم نبوت کا علَم، جاں سے گزر جائیں گے

دین اسلام تو رہے گا تا صبح قیامت
اسے مٹانے کے سب خواب ادھورے رہ جائیں گے

''میری ماؤ! چلو منجدھار میں موجوں سے ٹکرا جائیں
ڈر نہ دیکھنا! ساحل پہ سارے ڈوب جائیں گے''

☆☆......☆☆

زندہ ہیں محمد ﷺ کے شاگر جلال پوری
حق گوئی و بے باکی کے تھے پیکر جلال پوری
اکیلے ہی ہزاروں حریفوں پہ تھے بھاری
واللہ! زباں ان کی تھی شمشیر دو دھاری

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ و شبانِ ختم نبوت سندھ کے زیر اهتمام

اسلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

29 ویں، تاریخی سالانہ عظیم الشان

آل سندھ

ختم نبوت کانفرنس

16 اپریل 2010ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر تا رات گئے تک بمقام ایم اے جناح روڈ متصل مرکزی جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم

کانفرنس کے چند عنوانات

☐ توحید باری تعالیٰ ☐ سیرت خاتم الانبیاءؐ ☐ مسئلہ ختم نبوت ☐ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام ☐ عظمت صحابہ واہل بیتؓ ☐ اتحاد امت ☐ قادیانیت اور اسلام ☐ قادیانیت کے عقائد و عزائم ☐ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ☐ رد قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

نوٹ: طعام کا انتظام ہوگا

زیر سرپرستی:

شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان حضرت اقدس

مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملک کے جید علماء کرام، مشائخ عظام اور مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین ودانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

تمام شمع ختم نبوت کے پروانوں سے جوق در جوق شرکت کی اپیل کی جاتی ہے

کانفرنس میں خواتین کے لئے مکمل پردے کا انتظام ہوگا

شعبہ نشرواشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وشبانِ ختم نبوت سندھ مدرسہ ندوۃ العلوم ختم نبوت

فون: 0235-571613، سیل 0300-3351713، 0333-2881703

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

کو دیجیے

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔